سالانہ رپورٹ

انجمنِ ترقیِ اردو (ہند) دہلی

[رجسٹری شدہ زیرِ ایکٹ ۲۱ مجریہ سنہ ۱۸۶۰ء]

بابت سنہ ۱۹۴۳ء

مرتبہ و شائع کردہ

آنریری سکریٹری انجمنِ ترقیِ اردو [ہند] دہلی

(مطبوعہ علیمی پریس، دہلی)

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

سرپرست، معاونین و ارکان

سرپرست :۔ وہ صاحب جو پانچ ہزار رُپے یک مُشت یا پانسو رُپے سالانہ انجمن کو عط
فرمائیں اُن کی خدمت میں تمام مطبوعاتِ انجمن (مجلد) بلاقیمت پیش کی جائیں گ

معاون :۔ وہ صاحب جو ایک ہزار رُپے یک مشت یا سالانہ ایک سو رُپے انجمن کو عطا ف
انجمن کی تمام مطبوعات (مجلد) اُن کی خدمت میں بلاقیمت پیش کی جائیں گی۔

رُکنِ دائمی :۔ وہ صاحب جو اڑھائی سو رُپے یک مشت انجمن کو عطا فرمائیں، انجمن ک
تمام مطبوعات نصف قیمت پر حاصل کرسکیں گے۔

خریدار رُکن :۔ جو صاحب انجمن کو بارہ رُپے سالانہ پیشگی عنایت فرمائیں گے وہ خریدار رکن متصور

قواعد برائے خریدار ارکان

۱ ۔ ہمارا سال یکم جنوری سے شروع ہوگا اور ۳۱ دسمبر کو ختم ہوگا۔

۲ ۔ جو صاحب اِس دوران میں (خواہ کسی تاریخ کو) رُکن بنیں گے وہ اسی سال کے ختم تک
رُکن متصور رہیں گے۔

۳ ۔ چندہ وصول ہوتے ہی ہر خریدار رُکن کی خدمت میں انجمن کی تازہ ترین فہرست مطبوعا
بھیجی جائے گی اور پندرہ رُپے تک کی قیمت کی مطبوعات یا رسائل ("اُردو" اور "سائنس
حاصل کرسکیں گے۔ بہ الفاظِ دیگر اِن سے سالانہ صرف پندرہ رُپے تک کی کتابوں کی
تک بیس فی صدی کی رعایت ہوگی۔

۴ ۔ ختم سال تک اگر ارکان کی طرف سے کوئی اس قسم کی اطلاع نہ ملی یا ارکان کی رقم کا کوئی حـ
باقی رہا تو انجمن کو اختیار ہوگا کہ اپنی صوابدید سے اُن کی باقی رقم کی کتابیں ان کی خدمـ
میں بھیج دے اور اس سال کا حساب بے باق کردے لیکن جو حضرات ایک سال سے زیادہ مدت ت
کے لیے خریدار ہونا چاہیں ان کا حساب آئندہ سنین میں انہی قواعد کے مطابق جاری رکھا جائے

انجمن کے

سرپرستِ اعلیٰ

اعلیٰحضرت سلطانُ العلوم، مُحی الملّت والدین

ہزاگزالٹڈ ہائی نس، رستمِ دوراں، ارسطوئے زماں

سپہ سالار، آصف جاہ، مظفرالممالک، نظام الملک، نظام الدولہ

نوّاب میر عثمان علی خاں بہادر

فتح جنگ، جی سی ایس آئی، جی سی بی، یارِ وفادار سلطنتِ برطانیہ

خسرو دکن

خلد اللہ تعالیٰ ملکہٗ وسلطنتہٗ

سرپرست

۱ ۔ سکندر صولت ، افتخار الملک ، ہز ہائی نس نواب حاجی محمد حمید اللہ خاں بہادر
بی اے، سی آئی، سی وی او، جی سی آئی ای۔ فرماں روائے ریاست بھوپال۔
۲ ۔ عالی جناب نواب سالار جنگ بہادر سابق مدار المہام، سرکار عالی حیدر آباد دکن
۳ ۔ سر فاضل بھائی کریم بھائی۔ بمبئی
۴ ۔ راجا پرتاب گیر جی نرسنگ گیر جی بہادر۔ حیدر آباد دکن۔

معاونین

۱ ۔ عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب
شروانی رئیس اعظم حبیب گنج ضلع علی گڑھ۔
۲ ۔ عالی جناب نواب سر امین بہادر، حیدر آباد دکن۔
۳ ۔ عالی جناب خان بہادر احمد علاء الدین صاحب سکندر آباد۔ دکن
۴ ۔ عالی جناب حکیم حاجی عبد الحمید صاحب ۔ مالک ہمدرد دواخانہ، دہلی۔

فہرست مندرجات رپوٹ

ارکانِ دوامی

۱ ۔ راجا اماپت راؤ مہا بلونت جاگیر دار دوم کنڈہ دکن
۲ ۔ عالی جناب نواب اصغر یار جنگ بہادر خیریت آباد۔حیدرآباد دکن
۳ ۔ مسٹر اے لطیفی صاحب آئی۔سی۔ایس۔سابق فنانشیل کمشنر پنجاب۔گورنمنٹ بمبئی۔
۴ ۔ وارث دیا بھائی ویلجی صاحب سوداگر چرم احمد نگر۔
۵ ۔ دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال صاحب سکندرآباد۔دکن۔
۶ ۔ خان بہادر محمد اعظم صاحب رئیس اعظم، دل کشا، ڈھاکہ
۷ ۔ سیٹھ عبداللطیف احمد صاحب مالک دکان حاجی نور محمد زکریا، کلکتہ
۸ ۔ آنریبل سیٹھ عبدالکریم صاحب جمال۔رنگون۔
۹ ۔ جناب حافظ وزیر احمد صاحب جنرل مرچنٹ دارجلنگ۔
۱۰ ۔ جناب مولوی محمد محسن علی صاحب ایم۔ایس۔سی۔ایگزیکٹو سپرنٹنڈنگ انجینیر سکنڈ سرکل اریگیشن ورکس۔صوبہ متحدہ، فتح پور ڈویژن، ای۔ل۔جی۔
۱۱ ۔ مسز عباس طیب جی صاحبہ۔بڑودہ
۱۲ ۔ مس ریحانہ طیب جی صاحبہ، بڑودہ
۱۳ ۔ جناب مولوی حافظ شاہ حمید الدین صاحب عارف رئیس اسلام پور، ضلع پٹنہ۔
۱۴ ۔ جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب نتول ضلع پٹنہ
۱۵ ۔ جناب مولوی منظر علی صاحب۔نتول ضلع پٹنہ۔
۱۶ ۔ جناب مولوی مسعود احمد صاحب نتول ضلع پٹنہ۔
۱۷ ۔ جناب خان بہادر نواب علی چودھری رئیسِ اعظم خورشید منزل کھجم گانو (سٹیارہ)

۱۸ - دربارِ عالیہ ریاست جاؤرہ -

۱۹ - جناب سیٹھ باپو راؤ صاحب ڈوری بھوڑیا - ہنگولی (دکن)

۲۰ - جناب سیٹھ ہیم راج بالمکند صاحب ہنگولی - دکن -

۲۱ - جناب سیٹھ ہیرالال صاحب ہنگولی - دکن -

۲۲ - جناب سیٹھ کنول نین کیشب دیو صاحب ہنگولی - دکن

۲۳ - جناب سیٹھ کشن داس سیتا رام صاحب ہنگولی - دکن -

۲۴ - جناب محمد اکبر خاں صاحب رئیسِ اعظم تعلقہ دار سرگانو، ڈاک خانہ بیتل پور - ضلع بلاس پور (سی - پی)

۲۵ - جناب شمس العلما مولوی کمال الدین احمد صاحب ایم - اے، آئی - ای - ایس - انسپکٹر آف اسکولز - پریسی ڈنسی ڈویژن نمبر ۴۰ (اے) فری اسکول اسٹریٹ کلکتہ -

۲۶ - جناب لالہ ایشونت راؤ صاحب پورنا ضلع پربھنی، دکن -

۲۷ - جناب لالہ گنپت راؤ صاحب لعل جی صاحب، موضع گور تعلقہ بسمت نگر پربھنی دکن -

۲۸ - معتمدِ اعزازی انجمن ہذا -

۲۹ - جناب شیخ عبدالخالق صاحب ولی عہدِ بہادر ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ)

۳۰ - جناب سیٹھ ہیرا چند گاندھی صاحب وکیل، عثمان آباد - دکن -

۳۱ - جناب سیٹھ ترکم داس دوارکا داس صاحب - چارٹرڈ بلڈنگ - فورٹ بمبئی -

۳۲ - جناب سیٹھ شنکر لال گیلا بھائی صاحبان، بینکرز، چوپاٹی بمبئی -

۳۳ - جناب سیٹھ جمنا داس دوارکا داس صاحبان مرچنٹس چارٹرڈ بلڈنگ - فورٹ بمبئی -

۳۴ - جناب ایس مہر بخش صاحب جے پی - ایم - ایل - سی کارپوریٹر، ناہم بمبئی -

۳۵ - جناب مولوی محمد علی صاحب ایم - اے مالک ایم محمد علی اینڈ کو: جنرل پبلشرز دہلی

مونٹ روڈ مدراس (حال ۱۶/۱ لٹن روڈ لاہور)

۳۶ - جناب مسٹر مدگل شنگپا صاحب متا تعلقہ گنگاوتی، ضلع رائچور - دکن -

۳۷ - جناب مسٹر بی کشن راؤ صاحب وکیل، رائچور - دکن -

۳۸ - ہز ہولی نس مولانا سید طاہر سیف الدین صاحب امام بواہیر بدری محل - ہارن بی روڈ - بمبئی

۳۹ - جناب راجا کشٹپا نایک صاحب بہادر راجا شورا پور ضلع گل برگہ (دکن)

۴۰ - جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر، جبل پور -

۴۱ - جناب مولوی مجیب صاحب صدیقی - تمنائی - مہدی منزل - گل باغ - حیدرآباد دکن -

۴۲ - جناب خواجہ سردار حسین صاحب سابق مہتمم کوتوالی نادندگی . بشیرآباد، ضلع گل برگہ حال حیدرآباد، دکن، کوچۂ نواب مقرب جنگ بہادر -

۴۳ - جناب دولت یار خاں صاحب مہتمم آبکاری، نادندگی، بشیرآباد ضلع گل برگہ - دکن

۴۴ - جناب ڈاکٹر عبد الستار صدیقی صاحب - صدر شعبہ عربی و فارسی الہ آباد یونی ورسٹی -

۴۵ - جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر، حیدرآباد دکن -

۴۶ - جناب نواب فخر یار جنگ بہادر سابق صدر المہام فنانس حیدرآباد، دکن -

۴۷ - جناب نواب نثار یار جنگ بہادر سابق تعلقہ دار صرفِ خاص مبارک حیدرآباد دکن -

۴۸ - جناب امیر بیگ صاحب ٹھیکے دار، رائچور، دکن -

۴۹ - جناب مولوی سید ہاشمی صاحب سابق مددگار معتمد عدالت و کوتوالی

و امورِ عامّہ سرکارِ عالی حیدرآباد دکن، حال دہلی۔
۵۰ - مولوی سید محی الدین صاحب بی۔اے بیرسٹرایٹ لا ایشر یک معتمد تعلیم صنعت وحرفت سرکارعالی حیدرآباد دکن۔
۵۱ - سرہارکورٹ بٹلر صاحب سابق گورنر یوپی و بہار (حال انگلستان)
۵۲ - جناب نواب علی نواز جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔
۵۳ - جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر سابق معتمد عدالت وکوتوالی و امورِ عامّہ سرکارعالی حیدرآباد دکن۔
۵۴ - جناب مولوی سید محمد اعظم صاحب پرنسپل سٹی کالج حیدرآباد دکن۔
۵۵ - جناب مولوی سید اعجاز حسین صاحب تعلقہ دار وظیفہ یاب حیدرآباد دکن۔
۵۶ - جی سی میک اون صاحب سابق پرنسپل نظام کالج حیدرآباد دکن۔
۵۷ - جناب مہارانی صاحبہ گدوال حیدرآباد دکن۔
۵۸ - جناب راجا صاحب ونپرتی، حیدرآباد دکن۔
۵۹ - جناب ونکٹ راما ریڈی صاحب او۔بی۔ای سابق کوتوال حال اسپیشل افسر صرفِ خاص مبارک۔ حیدرآباد دکن۔
۶۰ - جناب مولوی عبدالرحمن خاں صاحب سابق پرنسپل جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔
۶۱ - جناب مسٹر فریدوں الیس جیجیابائی صاحب صدر مہتمم آب پاشی حیدرآباد دکن۔
۶۲ - جناب حسن لطیف صاحب معتمد تعمیراتِ عامّہ حیدرآباد دکن۔
۶۳ - مس اے پوپ سابق پرنسپل زنانہ کالج حیدرآباد دکن۔
۶۴ - سرغلام حسین ہدایت اللہ، کراچی۔
۶۵ - جناب نواب محی الدین یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔
۶۶ - جناب مولوی سید محمد حسین صاحب بلگرامی خیریت آباد حیدرآباد دکن۔

۶۷ - جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر، حیدرآباد دکن
۶۸ - جناب نواب سر نظامت جنگ بہادر۔ حیدرآباد دکن -
۶۹ - آنریبل مسٹر جے ٹاسکر صاحب سابق صدر المہام مال حیدرآباد دکن -
۷۰ - جناب راجا صاحب جٹ پول ریاست حیدرآباد دکن -
۷۱ - جناب مولوی احمد مرزا صاحب چیف انجینیر تعمیرات - خیریت آباد حیدرآباد دکن -
۷۲ - جناب مولوی سید علی اکبر صاحب صدر مہتمم تعلیمات حیدرآباد دکن -
۷۳ - جناب سر ولیم بارٹن کے، سی، آئی، سی، ایس، آئی سابق رزیڈنٹ حیدرآباد دکن -
۷۴ - جناب حامد اے علی صاحب سابق آئی سی، ایس بڑودہ
۷۵ - جناب گوبند راؤ صاحب وکیل پربھنی، دکن -
۷۶ - جناب مولوی محمد خیر الدین صاحب وکیل پربھنی دکن -
۷۷ - جناب رائے چھوٹے لال صاحب اورنگ آباد دکن -
۷۸ - نواب قطب علی خاں صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن -
۷۹ - جناب آرام سٹرانگ صاحب سابق ڈائرکٹر جنرل کوتوالی اضلاع حیدرآباد دکن -
۸۰ - ساہوکار جمال محمد صاحب پیرامبور مدراس -
۸۱ - خان صاحب عبداللطیف خاں صاحب، لطیفی پریس دہلی -
۸۲ - حامد حسن صاحب مالک دہلی بک بائنڈنگ ورکس - دہلی -

ارکانِ مجلسِ منتظمہ

۱ ۔ عالی جناب رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو، ایم اے ۔ ایل ایل ڈی ۔ کے سی ایس آئی ۔ پی سی صدر

۲ ۔ عالی جناب کرنل نواب سر حافظ احمد سعید خاں آف چھتاری کے، بی، سی، آئی ۔ ای صدر اعظم دولتِ آصفیہ حیدر آباد دکن ۔

۳ ۔ عالی جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات و تعلیمات دولتِ آصفیہ حیدرآباد دکن ۔

۴ ۔ عالی جناب نواب فخر یار جنگ بہادر سابق صدر المہام فنانس دولت آصفیہ سرکارِ عالی حیدرآباد دکن ۔

۵ ۔ عالی جناب مولوی غلام یزدانی صاحب ناظم آثارِ قدیمہ حیدر آباد دکن ۔

۶ ۔ عالی جناب مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی، دہلی ۔

۷ عالی جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی میو ریڈر الہ آباد ۔

۸ عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمان خاں صاحب شیروانی رئیسِ اعظم ۔ حبیب گنج، علی گڑھ

۹ ۔ عالی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی ۔

۱۰ ۔ عالی جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کلکتہ ۔

۱۱ ۔ عالی جناب سر شیخ عبدالقادر صاحب بار ایٹ لا چیف جسٹس بہاولپور پنجاب

۱۲ ۔ دیوان بہادر راجا نریندر ناتھ صاحب ایم ۔ اے سابق کمشنر صدر ہندو مہاسبھا پنجاب

۱۳ ۔ کرنل سر کیلاش نرائن ہاکسر ایم ۔ اے، ڈی لٹ ۔ سابق وزیرِ اعظم ریاست گوالیار

۱۴ ۔ راجا سر دیا کشن کول سابق وزیر اعظم پٹیالہ

۱۵ ۔ عالی جناب سید عبدالعزیز صاحب سابق وزیر تعلیم صوبہ بہار (حال وزیر قانون سرکارِ عالی)

۱۶ ۔ عالی جناب نواب علی یاور جنگ بہادر معتمد امورِ دستوری دولت آصفیہ سرکارِ عالی ۔

۱۷ ۔ عالی جناب میاں بشیر احمد صاحب بار ایٹ لا ۔ اڈیٹر "ہمایوں" لاہور

۱۸ ۔ عالی جناب مولوی غلام محمد صاحب صدر المہام فنانس سرکارِ عالی حیدر آباد دکن

۱۹ ۔ عبدالحق بی ۔ اے ۔ ڈی لٹ ۔ معتمدِ اعزازی

مجلسِ نظما کا جلسہ

اس سال مجلسِ نظما کا ایک جلسہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۳ء کو بہ مقام حیدرآباد (دکن) زیرِ صدارت عالی جناب نواب سر حافظ احمد سعید خاں آف چھتاری صدرِ اعظم حکومتِ آصفیہ منعقد ہوا۔

معتمد نے رپورٹ ۱۹۴۲ء پڑھ کر سنائی اور تنقیح شدہ حسابات مع رپورٹ آڈی ٹران پیش کی نظما نے اس پر اظہارِ اطمینان فرمایا۔

ایک تجویز معتمدِ اعزازی کی خدمات کے اعتراف کی بھی منظور ہوئی۔

جلسے کی روداد رپورٹ کے ضمیمہ نمبرا میں درج ہے۔

صدر دفتر

صدر دفتر کے کاموں میں حسبِ توقع بہت کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ اب تک باوجود اضافۂ کار کے کفایت شعاری کے مدِ نظر اُتنے ہی عملے سے کام لیا جا رہا ہے جو سابقہ سنین میں تھا۔ شعبۂ انتظام میں اس وقت ایک مہتمم، ایک محاسب، ایک محافظِ گودام اور تین صیغہ دار کام کر رہے ہیں۔ کاموں میں اضافہ اور وسعت کی جو رفتار ہے اُس کے لحاظ سے مزید اضافے کی ضرورت ہے لیکن آمدنی میں متناسب اضافہ نہ ہونے کے باعث عملے کی تعداد میں اضافہ ملتوی رکھا گیا ہے۔ گرانی کے باعث عملے کی تعداد میں اضافہ نہ ہونے پر بھی گرانی الاؤنس کے سبب مصارف میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ شعبۂ تالیف و تصنیف میں مولوی سید ہاشمی صاحب اور پنڈت برج موہن دتاتریہ

کیفی دہلوی صاحب کے علاوہ دو پروف ریڈر ایک مبیّضہ نویس اور ایک صیغہ دار مستقل عملے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اخبار ہماری زبان کی ادارت پنڈت کیفی صاحب کے سپرد ہے۔

سفیرِ انجمن

سنہ ۱۹۴۳ء میں مستقل سفیر کی حیثیت سے حسبِ سالِ گزشتہ صرف خیر بھوروی صاحب کام کرتے رہے سفر کے گراں خرچ اور پُر مصائب ہونے کے سبب یہ سال زیرِ رپوٹ میں اتنے دورے نہ کرسکے جتنے پیشتر کیا کرتے تھے لیکن بہ حیثیتِ مجموعی اُن کی کارگزاری تشفی بخش رہی۔ انجمن کے مقاصد کی تبلیغ اور خریدار ارکان کی فراہمی کے لحاظ سے ان کا کام قابلِ اطمینان ہے۔ جن جن علاقوں کا انھوں نے دورہ کیا ہے وہاں انجمن سے لوگوں کی دلچسپی میں پائداری اور انجمن کی شاخوں میں زندگی پیدا ہوئی۔ گزشتہ رپوٹوں میں یہ تحریر کیا جاچکا ہے کہ ایسے متعدد سفیروں کے تقرر کی اشد ضرورت ہے مگر انجمن اپنے محدود ذرائع آمدنی کے سبب اس میں تامّل کر رہی ہے۔

مطبوعات سنہ ۱۹۴۳ء

(تمام مطبوعات ۲۲×۱۸/۸ کی تقطیع پر شائع ہوئی ہیں)

داستانِ دانش علم فلسفہ کی ابتدا، ترقی اور تاریخ کا مفصل اور محققانہ بیان ہے، فلسفے کے تمام نظریات اور مسلّمات تاریخی ترتیب کے ساتھ سلیس زبان میں پیش کیے گیے ہیں۔ اور اُن پر ناقدانہ بحث کی گئی ہے۔ اس موضوع پر اتنی جامع، پُر از معلومات اور دقیق کتاب اس وقت اُردو ادب میں موجود

نہیں۔ یہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ایم۔اے۔پی ایچ ڈی استاذ فلسفہ عثمانیہ یونی ورسٹی حیدرآباد دکن سے انجمن نے خاص طور پر یہ کتاب لکھوائی ہے۔ فاضل مصنف نے کئی سال کی محنت کے بعد اُسے مکمل کیا ہے۔ یہ کتاب اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ حجم ۳۰۴ صفحات۔

۲۔ فنِ صحافت اُردو زبان میں فنِ صحافت کے اصول وضوابط اور اخبار کی تیاری کے مختلف مراحل کے متعلق کوئی کتاب موجود نہ تھی اور اُردو صحافت کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کو انگریزی کا دست نگر ہونا پڑتا تھا اس ضرورت کو محسوس کرکے اور نیز اس خیال سے کہ فن صحافت کی باضابطہ تربیت کی طرف ہندستان کی یونی ورسٹیوں کو توجہ ہو چلی ہے جناب چودھری رحیم علی الہاشمی صاحب بی اے نے جنھیں اخبار نویسی کا پچیس سالہ تجربہ ہے اس فن پر پہلی کتاب تیار کی ہے جو انجمن کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ حجم ۲۲۷ صفحات۔

۳۔ انتخاب جدید اُردو کے جدید شعرا کے کلام سے بہترین انتخاب کرکے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے یہ اپنی طرز کا پہلا مجموعہ ہے اس کے مرتب جناب آل احمد سرور صاحب ایم۔اے لکچرار اُردو مُسلم یونی ورسٹی علی گڑھ اور جناب عزیز احمد صاحب بی۔اے آنرز (لندن) لکچرار انگریزی جامعۂ عثمانیہ ہیں۔ حجم ۲۷۷ صفحات۔

۴۔ طربیۂ خداوندی زندہ جاوید اطالوی شاعر ڈانٹے (DANTE) کی شہرۂ آفاق تصنیف (DIVINE COMEDY) کو پروفیسر عزیز احمد صاحب نے بڑی قابلیت سے اُردو میں منتقل کیا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ دُنیا کی ممتاز زبانوں میں ہو چکا ہے۔ یہ اردو ادب میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔ حجم ۳۳۰ صفحات۔

۵- الف لیلہ و لیلہ (جلد چہارم)

اس مشہورِ عالم عربی افسانے کا ترجمہ انجمن چار سال سے مسلسل شائع کر رہی ہے۔ سنہ ۱۹۴۲ء تک اس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی جلد سنہ ۱۹۴۳ء میں شائع ہوئی۔ ترجمہ براہِ راست عربی سے کیا گیا ہے۔ زبان سلیس اور سادہ ہے۔ حجم ۴۸۸ صفحات۔

۶- دہلی کی چند عجیب ہستیاں

جناب اشرف صبوحی صاحب نے دہلی کے مغلیہ دورِ آخر کی چند ہستیوں کے حالات بہت دلکش پیرائے میں بیان کیے ہیں اس زمانے کی معاشرت کا بہت دلچسپ رقع ہے۔ حجم ۲۷۴ صفحات۔

۷- تعلیمی نفسیات

اس کتاب میں بچوں کی نفسیات اور ان کے طریقۂ تعلیم پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ مؤلفِ کتاب ایک تجربہ کار اور قابل شخص ہیں اور کتاب کی تالیف میں مدت دراز کے تجربوں اور مشاہدوں سے کام لیا ہے اردو میں اس موضوع پہ یہ پہلی جامع کتاب ہے۔ حجم ۲۰۵ صفحات۔

۸- اصطلاحاتِ پیشہ وران (جلد ہفتم)

اس سے قبل اس لغت کے چھ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے افادے اور اہمیت کو تمام اہلِ ادب اور اہلِ نظر نے تسلیم کیا ہے۔ اس حصے میں بیوپاری، خدمتی، جراحی، تکیہ داری وغیرہ جملہ سترہ پیشوں کی اصطلاحیں درج کی گئی ہیں حجم ۲۰۰ صفحات۔

۹-۱۰- خلاصہ جوامع الحکایات
حصہ اوّل و دوم

سید بدرالدین محمد عوفی شمس الدین التمش (۶۰۷، ۶۳۳ ہجری) کے عہد کا ممتاز فاضل ہے انجمن

نے اس کی مشہور فارسی کتاب جوامع الحکایات ولوامع الروایات کا خلاصہ جو ضروری اور اہم تاریخی حکایات پر مشتمل ہے سلیس اور بامحاورہ اُردو میں کرایا ہے۔ یہ کتاب تاریخی واقعات و روایات کا معتبر ماخذ مانی گئی ہے۔

حجم حصۂ اوّل ۲۴۰ صفحات حصۂ دوم ۳۶۲ صفحات۔

۱۱- اسلامی تہذیب یہ نامور مستشرق اور فاضل پروفیسر دی ، دی بارٹولڈ کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اصل روسی زبان سے اس کا ترجمہ انگریزی پروفیسر شاہد سہروردی نے کیا اور انگریزی سے اب اُردو میں منتقل کیا گیا ہے۔ اس مختصر کتاب میں اسلامی تہذیب کے مختلف پہلوؤں کو بڑی تحقیق اور جامعیت سے بیان کیا گیا ہے۔ حجم ۱۴۷ صفحات۔

۱۲- مشاہیر یونان و رومہ (جلد دوم) پلوٹارک کی اس شہرۂ آفاق کتاب کے جدید ایڈیشن کی پہلی جلد بعد نظرثانی اور بہ ترتیب نو سنہ ۱۹۴۲ء میں شائع ہوچکی ہیں اس سال اس کی دوسری جلد شائع کی جارہی ہے۔ حجم ۵۲۸ صفحات۔

۱۳- پرتھی راج راسا اور چند بردائی چند کا ہندی رزمیہ پرتھی راج کے کارناموں اور شہاب الدین غوری کے ساتھ اس کی جنگوں کا ایک طولانی جائزہ ہے جو خود پرتھی راج کے عہد کی تالیف مانا جاتا ہے۔ اُردو میں راسا کے مطالب بالکل نامعلوم تھے۔ پروفیسر شیرانی صاحب نے اس کمی کا احساس کرکے راسا کے مضامین کا خلاصہ اپنے ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کے علاوہ اس پر تنقید کی روشنی ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ اس تالیف کے متعلق قدامت کا دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے اس کو مغلیہ عہد کی پیداوار سمجھنا چاہیے۔ کتاب تین حصّوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصّے میں راسا کی داستانوں کا خلاصہ

دوسرے حصّے میں تنقید و تبصرہ اور تیسرے حصّے میں مغربی و مشرقی فضلا کی مخالف و موافق آرا مندرج ہیں۔ حجم ۴۷۶ صفحات۔

۱۴-۱۵۔ مقالاتِ گارساں دتاسی

(حصّہ اوّل و دوم)

گارساں دتاسی کے خطبات اس سے قبل انجمن شائع کرچکی ہے یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اُردو ادب اور زبان کے متعلق ایسی بیش قیمت معلومات کا خزانہ ہے جو کہیں دوسری جگہ دستیاب نہیں ہوسکتیں۔ دتاسی نے خطبات کے بعد بھی اُردو زبان و ادب پر اپنے سالانہ تبصرے جاری رکھے اور انہی مقالات کا یہ مجموعہ ہے۔ حجم حصّہ اوّل ۴۰۶ صفحات حصّہ دوم ۴۳۹ صفحات۔

مطبوعات ۱۹۴۳ء پر ایک نظر

تفصیل مذکورۂ بالا سے ظاہر ہوگا کہ اس سال انجمن نے پندرہ کتابیں شائع کیں جن کے مطبوعہ صفحات کی مجموعی تعداد ۴۸۵۸ (چار ہزار آٹھ سو اٹھاون) ہوتی ہے گزشتہ سنین کے مقابلے میں یہ تعداد کم ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ باوجود کوشش کے اتنا کاغذ نہ مل سکا کہ انجمن اور زیادہ کتابیں شائع کرسکتی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو کتابیں طبع کی گئیں اُن کے واسطے بھی کاغذ کی فراہمی میں سخت کاوش اور زائد رُپیہ خرچ کرنا پڑا۔ دوسری اہم وجہ یہ بھی ہے کہ دہلی کے مطابع جن میں انجمن کی کتابیں چھپتی ہیں جنگ کے کاموں میں اس قدر مشغول ہیں کہ انجمن کا کام ہمارے حسب دل خواہ اور وقت پر انجام نہیں دے سکتے۔

سنہ ۱۹۴۳ء کی مطبوعات اسی باعث وقت کے بہت بعد شائع ہوسکیں بہ ایں ہمہ مشکلات، ایک سال کے اندر تقریباً پانچ ہزار صفحات کا علمی ذخیرہ مہیا

کر دینا بہ ذات خود قابلِ اطمینان ہی مطبوعات بھی ہر طرح معیاری کہے جانے کی مستحق ہیں موضوع کے لحاظ سے ان کی تفصیل یہ ہی :-

فلسفہ	ادب	تاریخ ادب	تنقید	تاریخ	لغت
۱	۴	۲	۱	۳	۱

عمرانیات	صحافت	سائنس	
۱	۱	۱	} جملہ ۱۵

تعلیم بالغاں کے سلسلے میں بھی انجمن نے تین کتابیں تیار کرائی ہیں جن میں بڑی عمر کے لوگوں کے مناسبِ مذاق مفید مضامین بہت سادہ زبان میں لکھے گئے ہیں لیکن کاغذ کی کم یابی کے باعث ابھی تک ان کتابوں کے چھپنے کا انتظام نہیں ہوا۔

سال آیندہ (۱۹۴۴ء) کے لیے مجوزہ کتابیں

۱- آدمی اور مشین بین الاقوامی شہرت رکھنے والے امریکی مصنف اسٹورٹ چیز (STURAT CHASE) کی ممتاز و مقبول انگریزی تصنیف "مین اینڈ مشین" (MAN AND MACHINE) کا ترجمہ محمد عاقل صاحب استاد جامعہ ملیہ دہلی نے انجمن کے لیے کیا ہی۔ یہ اپنی نوعیت کی اُردو میں پہلی کتاب ہی۔

۲- خطباتِ عبدالحق جلد دوم معتمد اعزازی انجمن ہذا کی بعض تقریروں کے مجموعے کا پہلا حصہ شائع ہو کر مقبولِ خاص و عام ہو چکا ہی اب اس کا دوسرا حصہ شائع کیا جا رہا ہی یہ حصہ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۳ء تک کے خطبات پر مشتمل ہی۔ تاریخ ادب اردو کے طلبہ کے لیے یہ خطبے نہایت مفید اور بصیرت افروز ہیں۔

۳- الف لیلہ و لیلہ (جلد پنجم) اس شہرۂ آفاق عربی افسانے کا ترجمہ انجمن پانچ سال سے مسلسل شائع کر رہی ہے ۱۹۴۳ء تک اس کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ پانچویں جلد ۱۹۴۴ء میں شائع ہوگی ترجمہ براہِ راست عربی سے کیا گیا ہے۔ زبان سلیس اور سادہ ہے۔

۴- اصطلاحاتِ پیشہ وراں (جلد ہشتم) اس سے قبل اس لغت کے سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے افادے اور اہمیت کو تمام اہلِ نظر نے تسلیم کیا ہے۔ اس جلد میں سپہ گری، پتنگ بازی وغیرہ پیشوں کی اصطلاحیں درج کی گئی ہیں۔

۵- محاضراتِ اغانی ابوالفرج اصفہانی کی کتاب "رنات الاغانی فی المثالث والمثانی" عربی ادب میں ایک بلند پایہ تصنیف سمجھی جاتی ہے۔ انجمن نے اس کتاب کا ترجمہ دو حصوں میں کرایا ہے پہلا حصہ "حکایاتِ اغانی" کے نام سے ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکا ہے دوسرا حصہ ۱۹۴۴ء میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے اس زمانے کی عربی تہذیب اور شعر و ادب کا بہت اچھا اندازہ ہوتا ہے ترجمہ براہِ راست عربی سے کیا گیا ہے۔

۶- اشوکِ اعظم یہ کتاب ڈاکٹر محمد حفیظ سید ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، ایل ٹی نے بڑی تحقیق سے لکھی ہے اس میں صرف اشوک کے حالات ہی نہیں بلکہ نظمِ مملکت، مذہب، معاشرت اور اس وقت کی تہذیب و تمدن کا بھی تذکرہ ہے۔

۷- تاریخ تمدن ایس ہالمنڈ ایم اے (کیمبرج) کی مشہور کتاب کا ترجمہ ہے اس میں انسانی تمدن کی تاریخ اختصار و جامعیت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

۸- مشاہیر یونان و روما (جلد سوم) پلوٹارک کی اس مشہورِ عالم کتاب

کے ترجمے کے نئے اڈیشن کی پہلی جلد بعد نظر ثانی اور بہ ترتیب نو ۱۹۴۱ء میں شائع ہو چکی ہے، دوسری جلد ۱۹۴۲ء میں شائع ہوئی اب تیسری جلد ۱۹۴۳ء میں شائع ہو رہی ہے۔

۹۔ نفسیات | اس کتاب میں نفسیات کے مختلف نظریوں، اصول و قواعد اور محرکات و نتائج سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے اس علم کی تاریخ اور جملہ ضروری معلومات سامنے آجاتی ہیں۔ بہت محنت اور تحقیق کے ساتھ تالیف کی گئی ہے۔

۱۰۔ رندِ پارسا | حضرت ریاض مرحوم (خیرآبادی) کی مفصل سوانح حیات اور شاعری پر ایک جامع تبصرہ بقلم رئیس احمد صاحب جعفری (مدیر روزنامہ "ہندستان" بمبئی) فاضل مصنف ریاض مرحوم کے عزیز اور دیرینہ عقیدت مند ہیں اور اُن کی یہ سوانح تیار کرنے میں انھوں نے بڑی محنت کی اور انشا پردازی سے کام لیا ہے۔

۱۱۔ تاریخ مگدھ | ملک بہار کی مفصل تاریخ جسے بہت سے مستند ماخذوں سے فصیح الدین صاحب (ریٹائرڈ پروفیسر، بہار) نے مرتب کیا ہے اور ابتدا سے لے کر زمانۂ حاضرہ تک کے واقعات جمع کر دیے ہیں۔ یہ کتاب دوسرے ہندستانی صوبوں یا ممالک کی تاریخ کے واسطے ایک نمونہ ہو سکتی ہے۔

۱۲۔ اصلی خالق باری | اس مشہور نظم کو امیر خسروؒ سے منسوب کیا جاتا رہا ہے لیکن پروفیسر محمود شیرانی کی عالمانہ تحقیقات میں یہ بہت بعد کی تصنیف ہے اس قیاس کو ایک قدیم نسخے نے حیرت انگیز طریق پر درست ثابت کر دیا۔ اور معلوم ہوا کہ یہ کتاب حقیقت میں ایک اور ضیاء الدولہ خسرو نے بہ عہد جہاں گیر تصنیف کی تھی۔ پروفیسر مدوح نے اب اسے دو دیباچوں

کے ساتھ اشاعت کے لیے انجمن کو عنایت کر دیا ہے۔

۱۳۔ مردم شماری ۱۹۴۱ء گزشتہ مردم شماری کے اعداد و شمار پر ایک سیر حاصل اور پر از معلومات تبصرہ۔ یہ کتاب ہر اخبار نویس اور سیاسی کام کرنے والے کو سامنے رکھنی چاہیے۔

۱۴۔ بچے کی صحت اور نگہداشت یہ کتاب انجمن کی مجلس سائنس، حیدرآباد نے خاص اہتمام سے ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب سے تالیف کرائی ہے اور اس میں بچے کے رکھ رکھاؤ کے طریقے اس کے عام امراض اور علاج وغیرہ کو سادہ زبان میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۵۔ مقدمہ تاریخ سائنس ڈاکٹر جورج سارٹن (کارنے گی انسٹی ٹیوٹ، امریکہ) کی معرکہ آرا کتاب (جلد اول) کا ترجمہ جس میں ابتدائے تاریخ سے انسانی علوم کی ترقی کو نہایت تفصیل و تحقیق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یورپی ادبیات میں بھی اس موضوع پر اتنی جامع کتاب غالباً دوسری نہ ہوگی قدیم اشوریہ مصر، یونان، چین، ہندستان سے لے کر گیارھویں صدی عیسوی تک جملہ علوم کی تاریخ پہلی جلد میں تحریر کی گئی ہے جو مختلف زبانوں کی صدہا کتابوں سے ماخوذ ہے۔ انجمن نے اُردو میں اس کا بڑے اہتمام سے ترجمہ کرایا ہے اور الگ الگ چند حصّوں میں شائع کر رہی ہے۔

اُردو کی تاریخ

انجمن کا ابتدا سے یہ خیال تھا کہ اُردو زبان و ادب کی ایک جامع اور مستند تاریخ لکھی جائے۔ انجمن کے سکریٹری ایک مدت سے اس کا مسالا جمع کر رہے تھے۔ جس کے لیے انھوں نے دُور دراز اور دشوار گزار مقامات کے سفر اور بڑی محنت اور

صرفِ کثیر سے ایک نایاب ذخیرہ اُردو کی قدیمی قلمی کتب اور معلومات کا اکٹھا کیا۔ یہ کام بہت پہلے شروع کر دیا جاتا لیکن مختلف دوروں کے بیچ بیچ میں کہیں کہیں ایسے کھانچے رہ گئے تھے جن کی وجہ سے تاریخ کا سلسلہ ٹوٹ جاتا تھا۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس کی بہت کچھ تکمیل ہوگئی ہے اور تاریخ ادب کا کام شروع ہوگیا ہے۔ یہ کئی جلدوں میں ہوگی اور اس کے جو جو حصے تیار ہوتے جائیں گے وہ بالاقساط شائع ہوتے رہیں گے۔

انجمن کے رسالے

اُردو یہ بلند پایہ رسالہ تیئیس سال سے برابر اعلیٰ معیار کی ادبی خدمت انجام دے رہا ہے اس سال بھی حسبِ معمول اس کے جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر نمبر شائع ہوئے جنگ کے سبب شہر دہلی کے بڑے بڑے پریس سرکاری کاموں کی طباعت میں مصروف ہیں اور چھوٹے مطبعوں کے پاس ایسا انتظام اور سامان نہیں کہ مقررہ وقت پر کام کی تکمیل کر سکیں۔ ان وجوہ سے رسالے کا ہر نمبر تاخیر سے نکلتا رہا۔ اُردو ٹائپ اور اُردو کمپوزیٹروں کی قلت کے سبب اس رسالے کا ٹائپ میں نکالنا ناقابلِ برداشت تاخیر کا باعث ہونے لگا۔ اس لیے اکتوبر ۱۹۴۳ء سے اسے مجبوراً لیتھو میں شائع کرنا پڑا ہے۔ سالِ زیرِ رپورٹ میں اس رسالے کے خریداروں میں کافی اضافہ ہوا ہے آج کل کے زمانے میں ایک ایسے علمی اور ادبی رسالے کے خریداروں میں تقریباً ایک سو پچاس قدردانوں کا اضافہ موجبِ اطمینان ہے۔ سالِ زیرِ رپورٹ میں اس رسالے نے نہ صرف اپنے اخراجات پورے کر لیے بلکہ کچھ بچت بھی ہوئی۔ باوجودیکہ کاغذ بہت گراں ہوگیا ہے۔ انجمن نے مُلک کے اکثر

ناشرین اور اداروں کے برخلاف نہ اس رسالے کے حجم (ہر نمبر تقریباً ڈیڑھ سو صفحات کا ہوتا ہی) میں کوئی کمی کی نہ تقطیع (۲۰×۳۰/۸) چھوٹی کی اور نہ سالانہ چندے میں کوئی اضافہ کیا۔

سائنس یہ رسالہ سولہ سال سے جاری ہی۔ پہلے سہ ماہی تھا سنہ ۱۹۲۸ء سے ماہانہ شائع ہوتا ہی۔ یہ اپنے مقصد بہ وجوہ احسن پورا کر رہا ہی۔ اس کی مقبولیت روز بہ روز بڑھ رہی ہی ابھی یہ رسالہ اپنے اخراجات آپ پورے کرنے پر قادر نہیں ہوا ہی لیکن آمدنی اور خرچ کا فرق ہر سال کم تر ہوتا جا رہا ہی اور اُمّید ہی کہ ایک دو سال میں یہ فرق باقی نہ رہے گا۔ یہ رسالہ ۲۰×۳۰/۸ کی تقطیع پر شائع ہوتا ہی۔ حجم تقریباً ۶۰ صفحات اور سالانہ چندہ ۵ر ہی۔

ہماری زبان انجمن کا یہ پندرہ روزہ ترجمان اپریل سنہ ۱۹۳۹ء سے جاری ہی۔ سال زیر رپوٹ میں اس کی مقبولیت اور بڑھی۔ چنانچہ گزشتہ سال کے اختتام پر اس کی اشاعت ساڑھے تین ہزار کے قریب تھی اور سال زیر رپوٹ کے آخر میں پانچ ہزار کے قریب ہوگئی۔ یہ اخبار ۱۷×۲۷/۴ کی تقطیع پر بارہ صفحات کا ہوتا ہی۔ ہر چند کاغذ نہایت گراں اور کم یاب ہوگیا ہی لیکن انجمن نے اس کی کمیت اور کیفیت میں فرق آنے نہیں دیا۔ اس کی قیمت میں بھی کوئی اضافہ نہیں کیا۔ سالانہ چندہ حسب سابق صرف ۱ر ہی جس میں چوبیس پرچے خریداروں کو دیے جاتے ہیں۔ انجمن کے مقاصد کی تبلیغ اور انجمن کے ترجمان کی حیثیت سے اُس نے اُتنی ہی مدّت میں ایک با اثر اور ممتاز حیثیت حاصل کرلی ہی اور انجمن کی آواز کو ہر جگہ پہنچانے میں بہت کارآمد و کارگر ثابت ہو رہا ہی۔

چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز رانچی

جیسا کہ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء اور سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء کی رپورٹوں میں تحریر کیا جا چکا ہے چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز کا قیام ایک غیر معمولی کارنامہ ہے جس کا مقصد ہندستان کی قدیم اقوام میں ہندستان کی موجودہ ملکی زبان کو رائج کرنا ہے اس مرکز کے قیام کو تقریباً اڑھائی سال ہوئے ہیں اس عرصے میں یہ مرکز اس علاقے کے تقریباً ڈھائی ہزار افراد کو اردو داں بنانے میں کامیاب ہوا ہے۔ اس کی مقبولیت روز افزوں ہے اور اس علاقے کی بہت بڑی تعداد شوق کے ساتھ اُردو سیکھنے کے لیے تیار ہے افسوس اس کا ہے کہ ایسے ایثار پیشہ کارکنوں کا فقدان ہے جو اس دور دست جنگلی علاقے میں جاکر اُردو کا درس لوگوں کو دیں اور حسرت اس امر کی ہے کہ انجمن کے پاس اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ ضرورت کے مطابق تنخواہ دار افراد کا تقرر کرکے ان تمام مقامات پر مدرسے قائم کر سکے۔ جہاں ان کی مانگ ہے۔ شروع میں میری درخواست پر بعض بزرگوں نے اس طرف توجہ کی تھی اور کچھ رقم عنایت کی تھی جو اگرچہ اس مرکز کے اخراجات کے پانچویں حصے کے برابر بھی نہ تھی پھر بھی بہت قابلِ قدر اور باعثِ ممنونیت تھی۔ مگر یہ امداد بھی ایک سال کے بعد جاری نہ رہی۔ شاید میری یہ تحریر پھر ان عنایت فرماؤں کو اس کام میں انجمن کی اعانت کی طرف راغب کر دے یا دوسرے کرم فرما ایسے پیدا ہو جائیں جو اپنے ملک کی قدیم اقوام کو ملکی اور قومی زبان سے روشناس کرانے کی اہمیت کا احساس فرمائیں اور اس معاملے میں انجمن کی اعانت کے لیے تیار ہو جائیں۔

اس وقت اس مرکز کے تحت چودہ مدارس ہیں جن میں سات سو لڑکے اور لڑکیاں اُردو کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں اس مرکز کا حلقۂ اثر و عمل صرف ان مدارس

تک محدود نہیں بلکہ اس سے باہر زیادہ وسیع ہی۔ مرکز کے پُرجوش اور مخلص مہتمم سہیل عظیم آبادی نے جو رپوٹ بابت ۱۹۴۳ء دفتر کو ارسال کی ہی وہ درج ذیل کی جاتی ہی تاکہ اس مرکز کے تفصیلی حالات، کارگزاریوں کی نوعیت اور مرکز کی ضروریات سے پبلک کو آگاہی ہو۔

رپوٹ چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز رانچی

چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز نے اپنا کام جون ۱۹۴۱ء سے شروع کیا ہی اس حساب سے اس کی عمر صرف ڈھائی سال ہی۔ ڈھائی سال کا عرصہ کوئی تعمیری مقصد سامنے رکھنے والے ادارے کے لیے بالکل حقیر سی مدّت ہی۔

چھوٹا ناگ پور کا علاقہ جنگلوں اور پہاڑوں سے بھرا ہوا ہی یہاں دراوڑی اور کولاری قوم کی نسل کے لوگ آباد ہیں اور اتنے غریب ہیں کہ اگر مسیحی مشنریوں نے ان کی خبر نہ لی ہوتی تو آج، جو تعلیم یہاں نظر آرہی ہی وہ ہرگز نہ ہوتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیحی مشنریوں کی پیہم کوششوں کے نتیجے کے طور پر عیسائی حلقوں میں تعلیم عام ہی۔ گو اعلیٰ تعلیم پانے والوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں پھر بھی جہالت کم ہی۔ لیکن ان کی تعلیم کا ذریعہ ہندی ہی اور مقامی ہندوؤں اور مسلمانوں میں تو تعلیم کا شوق ہی نہیں۔ جو ہندو یا مسلمان تعلیم یافتہ نظر آتے ہیں وہ باہر کے لوگ ہیں۔ مقامی لوگوں میں تو تعلیم ایک فضول سی چیز ہی اگر آپ ان کے بچّوں کی تعلیم کا انتظام بھی کردیں تو وہ ادھر توجہ نہیں دیتے۔ جو وقت اُن کے بچّوں کی تعلیم میں صرف ہوتا ہی اُسے وہ ضائع ہونا سمجھتے ہیں۔ دراصل مدتوں کس مپرسی میں پڑے رہنے اور مسلسل لوٹ کھسوٹ کا نتیجہ ہی کہ وہ بالکل بے حس ہوکر رہ گئے ہیں پھر بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ پیہم کوششوں سے وہ تعلیم کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔ اگر کچھ دُھن کے پکّے لوگ کام کرنا شروع کردیں تو ان میں تعلیم پھیل کر رہے گی۔

چھوٹا ناگ پور اردو مرکز نے اپنا کام دوران جنگ میں شروع کیا۔ اور اس لیے دوسرے اداروں کی طرح اُسے بھی مسلسل صبر آزما گھڑیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر پھر بھی اللہ کا احسان ہے کہ وہ اپنے مقاصد میں ہر طرح کامیاب ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کامیاب رہے گا۔ گو سنہ ۱۹۴۳ء کچھ ایسا صبر آزما ثابت ہوا کہ بارہا ہمیں یہ سوچنا پڑا کہ دوران جنگ میں ہمیں اپنی جدوجہد ملتوی کر دینی چاہیے مگر پھر خداوند پاک کی مہربانیوں اور اپنی محنت کے بھروسے پر آگے بڑھتے ہی رہے۔

سنہ ۴۳ء میں سب سے بڑی مصیبت جس کا ہمیں مقابلہ کرنا پڑا وہ کراسن تیل کی کمی تھی، کراسن تیل کی کم یابی بلکہ نایابی کی وجہ سے ہمیں یکے بعد دیگرے تمام شبینہ مدرسے بند کر دینے پڑے۔ چیزوں کی گرانی کی وجہ سے ہمارے کارکنوں میں الگ بددلی پھیلی۔ بہتوں نے ہمارا ساتھ چھوڑا اور اپنی ضرورتیں پوری کرنے کی فکر میں دوسری ملازمتیں کر لیں۔ اس کے بعد پڑھنے والوں کا بھی یہی حال رہا۔ ہمارے بہت زیادہ عیسائی طالب علموں نے فوجی ملازمتیں اختیار کر لیں اور اُردو جاننے کی وجہ سے ان کو ترجیح بھی دی گئی مردوں کے بعد عورتوں نے بھی شہری حفاظت کے محکمے اُس کے بعد دوسری فوجی ملازمتیں بھی کر لیں۔ اس طرح پڑھنے والوں کی کثیر تعداد الگ ہو گئی۔

مگر ہم نہ تو اس سے بددل ہوئے اور نہ ہمت ہاری بلکہ جلد ہی شبینہ مدرسوں کا بدل ہم نے دریافت کر لیا اور یہ طریقہ شبینہ مدرسوں سے کم کامیاب نہ رہا۔ اور اس سلسلے میں ہز لارڈ شپ بشپ سویرن اس جے آف رانچی کا شکریہ ادا نہ کرنا احسان فراموشی ہوگی اُن کی ہمدردیاں ہر حال میں ہمارے ساتھ رہیں۔

گزشتہ سال ہم نے بشپ آف رانچی کو ایک خط لکھا تھا جس میں اُردو زبان کی اہمیت پر روشنی ڈالی تھی اور کیتھولک حلقے میں اُردو تعلیم کے سلسلے میں بعض تجویزیں پیش کی تھیں ہز گریس نے ہماری رائے سے اتفاق کیا اور تجویز منظور

کردی۔ اس تجویز کے مطابق جنوری سنہ ۴۳ء سے شام لوٹی گرلز ٹریننگ اسکول میں طالبات کو اُردو پڑھانے کا انتظام کیا گیا مگر پوائز ٹریننگ اسکول میں محض اس لیے انتظام نہ ہوسکا کہ یہ اسکول ایک دیہات میں چلا گیا ہے۔ جہاں کوشش کے باوجود معلم کے رہنے کی جگہ کا انتظام نہ ہوسکا۔ جگہ کی مجبوری بھی جنگ ہی کی وجہ سے پیش آئی کیتھولک مشن کے بہت سے اسکول جنگ کی وجہ سے دیہاتوں میں بھیج دیے گئے ہیں۔

شام لوٹی گرلز ٹریننگ اسکول میں بھی تعلیم کا سلسلہ چار مہینے سے زیادہ نہ رہ سکا۔ اس مختصر سی مدت میں وہاں چوبیس پڑھنے والی لڑکیوں اور پانچ سسٹروں نے اتنی کافی اردو پڑھ لی کہ چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھ سکیں۔ ہم نے بڑی سخت کوشش کی کہ کوئی کیتھولک استانی مل جائے اس سلسلے میں خود ہز لارڈ شپ بشپ نے بھی یو۔ پی اور پنجاب کے بشپ سے خط و کتابت کی مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

جنوری سنہ ۱۹۴۳ء سے کیتھولک مشن کے پانچ اسکولوں میں اُردو بطور لازمی ثانوی زبان کے پڑھائی جانے لگی۔ اس میں سے دو مڈل اسکول تھے ایک پرائمری اور دو لوئر پرائمری مگر ایک مہینے بعد دو لوئر پرائمری اسکولوں میں اُسے موقوف کر دینا پڑا۔ تجربے نے یہ بتایا کہ لوئر پرائمری اسکول میں دو دو رسم الخط کا سیکھنا بچوں کے لیے سخت مشکل کام ہے البتہ مڈل اسکولوں اور اپر پرائمری اسکولوں میں یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔

ہمارا اربا اسکول برابر ترقی کرتا رہا۔ جب مرکز نے اس اسکول کو اپنی نگرانی میں لیا تھا تو محض خراب حالت میں ایک لوئر پرائمری اسکول تھا اس میں اٹھارہ لڑکے پڑھتے تھے۔ اب بحمداللہ یہ ضلع کے اچھے اپر اسکولوں میں ہے اس میں دسمبر کے مہینے میں ۷۰ لڑکے پڑھتے تھے اور چار مدرس ہیں اس سال لڑکوں کی تعداد سو سے زیادہ ہو جائے گی۔ اس اسکول کے متعلق ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اسے مڈل بنا کر رہیں گے اور اسی سے ملحق استادوں کا مدرسہ بھی ضرور بنائیں گے۔

افسرانِ تعلیم کا خیال ہو کہ اس وقت یہ اسکول ضلع کے بہترین اپر پرائمری اسکولوں میں سے ایک ہو۔

لوتھرن مشن لوہردگا میں لڑکیوں کے لیے ہمارا شبینہ مدرسہ پچھلے سال سے قائم ہو اور اچھی طرح چل رہا ہو۔ اب یہ شبینہ مدرسے شام کے وقت ہی اپنی پڑھائی کا کام ختم کر دیتے ہیں۔ اور صرف وہی مدرسے قائم ہیں جو دیہاتوں میں ہیں یہ مدرسہ برابر ترقی کر رہا ہو اور ہمیں اس سے آیندہ بھی بڑی امیدیں ہیں۔

کھونٹی رانچی ضلع کا ایک سب ڈویژن ہو وہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک مکتب فسردہ حالت میں چل رہا تھا وہاں کے سب انسپکٹر اسکول نے مرکز کی طرف رجوع کیا اور کوئی بہتر معلّم مانگا ہم نے اپنے خاص کارکنوں میں سے ایک کو وہاں بھیج دیا اب مکتب بہت ہی اچھی حالت میں ہو۔ اب ہم نے اچھّے معلّموں کے مہیا کرنے کا کام بھی شروع کر دیا ہو۔ اور جب افسرانِ تعلیم کو ضرورت ہوتی ہو وہ مرکز کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

کھونٹی میں جب ہمارا کارکن پہنچ گیا تو وہاں متعدد مقامات پر جاکر اردو پڑھانا شروع کیا وہاں کے ہندی اپر اسکول کے تمام اساتذہ اور طلبہ نے اُردو پڑھنی شروع کی۔ پھر کھونٹی شہر سے ایک میل دور عیسائی آبادی میں اُردو کلاس کھولی گئی جس میں پندرہ مردوں اور عورتوں نے اُردو پڑھنا شروع کیا۔ پھر ہمارے کارکن نے وہاں رومن مشن کے پادریوں سے مل کر اُردو کلاس قائم کرنے کی گفتگو شروع کی۔ چوں کہ ہز لارڈ شپ بشپ نے تجویز کے مطابق ہماری سرپرستی کا وعدہ کر لیا تھا اس لیے وہاں کے انچارج پادری نے بخوشی ہمارا ساتھ دیا۔ اور رومن مشن کے طلبا اور اساتذہ بھی اُردو پڑھنے لگے لیکن کام اتنا زیادہ بڑھ گیا کہ ایک آدمی کے کرنے کا نہ رہا تو وہاں دِنوں کو مدرسوں پر تقسیم کرنا پڑا۔ ہم نے بڑی کوشش کی

کہ کوئی دوسرا آدمی بھی مل جائے لیکن کوئی مناسب آدمی نہ مل سکا۔جنگ کی وجہ سے آدمیوں کا ملنا محال ہو رہا ہے۔ مگر پھر بھی ہماری یہ تمام اُردُو کلاسیں کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں۔

ہمارا بنڈو مرکز خاص طور پر قابلِ ذکر ہے وہاں اُردُو تعلیم کا انتظام نہ تھا ہمارے کارکن نے وہاں قابل قدر کام کیا ہے، بچوں کا مدرسہ، شبینہ مدرسہ دونوں بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ وہاں تو ہم بہت کامیاب رہے ہیں۔مسلمان بچے تو ایک طرف، ہمارے طریقے کو دیکھ کر بہت سے نیچی ذات کے ہندوؤں نے اپنے بچوں کو ہمارے مدرسے میں داخل کر دیا ہے ان میں سے بہت سے ایسے بچے ہیں جو پہلے ہندی اسکول میں پڑھ رہے تھے مگر اب ہندی کو چھوڑ کر اردو پڑھ رہے ہیں۔اب ہم اسے مستقل مدرسے کی شکل دے رہے ہیں اور اس کے لیے ایک ہمدرد مولوی نبی بخش نے ہمیں تھوڑی زمین بھی دے دی ہے۔

اسی سال ہم نے سینٹ اناکان ونٹ کی سسٹروں کے لیے اُردُو تعلیم کا انتظام کیا۔ وہاں پچیس سسٹریں اُردُو پڑھ رہی ہیں۔ان تمام سسٹروں کا کام تعلیمی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے کان ونٹ میں مدرسے قائم کرتی اور پڑھایا کرتی ہیں۔اب یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آیندہ سال سے تمام سسٹریں اُردُو پڑھیں گی اور مڈل کا امتحان دیں گی۔ انھیں سسٹروں میں سے کچھ پٹنہ مشن جائیں گی تاکہ وہاں اُردُو تعلیم کا کام کر سکیں ان تمام سسٹروں نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں گی اُردُو کو ہرگز نہ بھولیں گی۔اور اپنے حلقے میں اُردُو کو بڑھانے اور پھیلانے کا کام ضرور کریں گی۔

جمشید پور میں ہمارے دو مدرسے ہیں ایک لڑکوں کے لیے اور دوسرا لڑکیوں کے لیے۔ یہ دونوں کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ان مدرسوں کے تمام زائد اخراجات اُردو مرکز کے محسن سید تفضل کریم صاحب حسینی برداشت کر رہے ہیں۔ ان مدرسوں کے متعلق ہمارا اور ہمارے محسن کا حوصلہ بہت زیادہ ہے لیکن جنگ کی وجہ سے جمشید پور کی حالت ایسی نہیں کہ ہم آگے قدم بڑھا سکیں پھر بھی ہم پست ہمت نہیں ہوئے بلکہ موقع کے منتظر ہیں اور حالات جیسے ہی دُرست ہوں گے ہم فوراً اُن کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

اس سال سب سے بڑی مصیبت کارکنوں کی رہی۔ ہم زیادہ دے نہیں سکتے اور کم تنخواہ میں گرانی کی وجہ سے اُن کا گزارہ نہیں ہوتا مجبوراً ہم انھیں اپنا نہ کر سکے اور وہ بھی بادلِ ناخواستہ ہم کو چھوڑ کر دوسرا انتظام کرنے پر مجبور ہوئے۔

گزشتہ سال ہم تقریباً سات سو آدمیوں کو اُردو بڑھا سکے تھے اتنی ہی کہ وہ اپنا کام اُردو میں کر سکیں۔ سنہ ۱۹۴۳ء میں ہمارے مدرسوں اور طلبا کی تعداد درجِ ذیل ہے۔ یہ تعداد ماہِ دسمبر کی رپوٹ کے مطابق ہے:-

کانکے کیتھولک مڈل اسکول	۱۲۰ عیسائی اور چند مسلمان لڑکے
کانکے کیتھولک گرلز اسکول	۶۲ عیسائی لڑکیاں
لوہردگا لوتھرن مشن	۱۷ عیسائی لڑکیاں
بنڈو اردو مدرسہ	۴۱ ہندو اور مسلمان بچے
بنڈو شبینہ مدرسہ	۲۱ جوان اور بوڑھے ہندو اور مسلمان
اریا اُردو اسکول	۷۰ ہندو اور مسلمان بچے۔

ادبا شبینہ مکتب	۳۰ مسلمان نوجوان
کدما اُردو کلاس (کھونٹی)	۲۳ عیسائی مرد اور عورتیں
کھونٹی ہندی اسکول	۱۸ ہندو لڑکے اور اساتذہ
کھونٹی کیتھولک مشن	۲۸ عیسائی لڑکے اور اساتذہ
سینٹ الائنس اسکول رانچی	۷۶ عیسائی لڑکے
کریمیہ اُردو اسکول (ہرود)	۱۵۴ مسلمان بچے اور بچیاں
شام لوٹی گرلز اسکول	۲۹ عیسائی لڑکیاں اور سسٹریں
سنٹ اناکان ونٹ رانچی	۲۵ کیتھولک سسٹریں

کل تعداد ۴۱۴ء

مرکز کے زیرِ نگرانی پڑھنے والوں کی یہ تعداد ہے لیکن مرکز نے صرف اپنی سرگرمی یہیں تک ختم نہیں کردی۔ بلکہ ہمیشہ کام کو آگے بڑھانے کی کوششیں جاری رہیں۔ ہم نے اپنے حلقے سے آگے بڑھ کر بھی کام کیا جس کی مختصر سی روداد یہ ہے۔

مہتمم نے ٹھیک چھوٹا ناگپور اُردو مرکز کے ڈھنگ پہ کام کرنے کے لیے پرگنہ سنتھال کا سفر کیا۔ وہاں مشنریوں سے ملا باتیں کیں ان کو اُردو زبان کی اہمیت بتائی، ادھر متوجہ کیا بہتیرے ہم خیال بنائے۔ یہ علاقہ بھی قدیم قوم سنتھالوں سے آباد ہے افسوس ہے کہ کوئی ایسا آدمی نہ مل سکا جس کی نگرانی میں وہاں کام شروع کیا جا سکے۔

چھوٹا ناگپور اور سنتھال پرگنہ میں جیسوئٹ پادری کام کررہے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ خود جیسوئٹ پادریوں کو جماعتی طور پہ اُردو کی

طرف متوجہ کیا جائے۔ چناں چہ مہتمم نے سینٹ میری کالج کرسہانگ کے رکٹر سے اُردو تعلیم کے متعلق خط وکتابت شروع کی۔ اور بات یہ ہے کہ رکٹر نے اسے منظور کیا۔ چناں چہ اب وہ یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہندستانی زبانوں کی تعلیم کے سلسلے میں اُردو تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

پچھلے سال ایک پادری ریورنڈ فادر وکٹر کرتوا ایس. جے نے ہماری تحریک پر اُردو پڑھنے کے لیے لکھنؤ اور دہلی کا سفر کیا۔ اس سال ایک دوسرے پادری ریورنڈ فادر فان اکسم ایس جے کلکتہ سے رانچی آئے اور چار مہینے تک اُردو ہماری نگرانی میں پڑھتے رہے۔ کرسمس کے بعد وہ لکھنؤ چلے گئے اور وہاں سے دہلی جائیں گے۔

اس سلسلے میں ہمارے ہمدردوں اور سرپرستوں کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ سوسائٹی آف جسوئٹ (SOIETY OF JESWNETS) نے کلکتے میں ریورنڈ فان اکسم کی نگرانی میں علوم مشرقیہ کی ایک اکاڈیمی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لیکن ۱۹۴۳ء کی ہماری سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ ادی باسیوں کی قومی انجمن ادی باسی مہاسبھا نے اُردو کی اہمیت کو سمجھا اور اپنے مڈل اسکول (ادی باسی سملت اسکول) میں اُردو کو ثانوی لازمی زبان کے داخل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

آخر میں ہز لارڈ شپ بشپ آف رانچی ریورنڈ فادر ڈی مولڈر ایس جے مسٹر جولیس، تیگا بی اے سکریٹری ادی باسی مہاسبھا کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنھوں نے ہر حال میں ہمارا ساتھ دیا۔

اُردو مرکز کے سرپرست سید تفضل کریم کا شکریہ ادا کرنا خود

اپنا شکریہ ادا کرنے کے برابر ہو۔ انھوں نے ہر حال میں کمال فیاضی سے ہمارا ساتھ دیا۔ اُردو مرکز کے لیے ایک قطعہ زمین کی قیمت انھوں نے ہمارے حوالے کردی ہو لیکن عجیب مشکل ہو کہ کوئی مناسب زمین نہیں مل رہی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ سال کی رپوٹ میں ہم مرکز اور اسکول کی عمارت کی خوش خبری بھی آپ حضرات کو سنا سکیں گے۔

اس کے بعد ہماری التجا ہو کہ ہمارے تمام ہمدرد ادھر توجہ کریں اور اُردو مرکز کی امداد پر آمادہ ہوں۔ مرکز کی امداد کے لیے پچھلے سال ہم نے دستِ سوال پھیلایا تھا لیکن افسوس کہ کسی نے اِدھر توجہ نہ دی۔

ہمیں جن چیزوں کی ضرورت ہو وہ یہ ہیں :-

کتابیں (درسیہ عثمانیہ کا سلسلہ) سلیٹ ، رسالے (بچّوں کے) اور رقمیں یہ تمام چیزیں مخدومی ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب قبلہ کی خدمت میں بھیج دی جائیں۔ غریب اور نادار بچّوں کے لیے ان چیزوں کی ضرورت قدم قدم پر پڑتی ہو۔ غریبی چھوٹاناگ پور میں اتنی زیادہ ہو کہ اگر بچوں کی امداد نہ کی گئی تو اُن کا تعلیم جاری رکھنا مشکل ہو۔

سہیل عظیم آبادی

مہتمم چھوٹاناگ پور اُردو مرکز رانچی

اُردو کالج دہلی

انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی کی نگرانی میں ۱۹۴۰ء سے "اُردو کالج دہلی" کے نام سے ایک درس گاہ قائم ہے جس میں پنجاب یونی ورسٹی کے اردو کے امتحانات یعنی ادیب، ادیب عالم اور ادیب فاضل کی تعلیم کا انتظام ہے۔

جون ۱۹۴۳ء میں کالج کا تیسرا سال پورا ہوا یہ سال سیاسی انتشار کی وجہ سے بہت پریشان کن رہا۔ اچھی اچھی درس گاہوں میں طلبہ کی تعداد آدھے سے کم رہ گئی۔ کرفیو آرڈر اور بلیک آوٹ کی پابندی سے شبینہ درس گاہیں بڑی مدت تک بند رہیں۔ "اُردو کالج دہلی" بھی شبینہ درس گاہ ہے اس لیے زیادہ تر داخلہ جنوری اور فروری ۱۹۴۳ء میں ہوا۔ بیالیس ۴۲ طلبہ شریک درس رہے ان میں سے بتیس ۳۲ طلبہ امتحانات میں شریک ہوئے اور دس نے دورانِ سال میں تعلیم ترک کردی۔ ان بتیس ۳۲ شریک ہونے والوں میں سے ستائیس ۲۷ کام یاب ہوئے اور پانچ ناکام۔ لیکن یہ کام یاب ہونے والے عموماً اوّل و دوم ڈویزن میں کام یاب ہوئے اور ادیب فاضل کا ایک طالب علم بشیر احمد ساجد یونی ورسٹی بھر میں اوّل رہا۔ (تفصیل کے ساتھ نتائج پہلی ستمبر ۱۹۴۳ء کے ہماری زبان دہلی میں شائع ہوچکے ہیں)۔

مذکورہ موانع کے باوجود گزشتہ سال کے مقابلے میں داخلہ بھی زیادہ رہا۔ اور امتحان میں بھی طلبہ زیادہ شریک ہوئے اور نتائج بھی نہایت اچھے رہے جو کالج کے لیے باعث امتیاز ہے۔ اصل میں یہ سب کچھ اساتذہ، طلبہ

اور منتظم کی محنت، خلوص اور خوش انتظامی کا پھل ہو اور ان حالات سے کالج کی ضرورت اور مقبولیت کا اندازہ اور یقین ہوتا ہو۔

اساتذہ میں علامہ کیفی صاحب (پرنسپل) اخلاق صاحب، جناب قریشی صاحب، مولانا ابوالفضل صاحب اور جناب اصغر علی محزوں صاحب نے بڑے انہماک، تن دہی اور خلوص سے کام کیا۔ یہ سب اساتذہ عالم، فاضل اور مخلص ہیں اور فن کے ماہر اور مستند حیثیت رکھتے ہیں اور انھوں نے انجمن کی استدعا پر اعزازی طور پر خدمات انجام دی ہیں۔ انجمن ان حضرات کا جس قدر شکریہ ادا کرے کم ہو۔

ان اساتذہ کے علاوہ محمد نعیم دہلوی جو ایک نیک سیرت نوجوان ہیں اور ہارون احمد صاحب فرید آبادی نے بڑے شوق اور دلچسپی سے تدریسی خدمات انجام دیں۔ یہ دونوں نوجوان اُردو کالج دہلی کے سابق طالب علم ہیں۔ انجمن ان کی علمی خدمات کی معترف ہو۔

اخلاق صاحب نے انتظامی اور تدریسی خدمات بڑے خلوص اور دلچسپی سے انجام دیں گزشتہ سال کی طرح کالج بدستور عربک کالج (اجمیری دروازہ) دہلی کی عمارت میں ہو اور انجمن، عربک کالج کی منتظمہ کمیٹی کے ارکان کی شکرگزار ہو کہ انھوں نے اُردو کالج دہلی کے لیے چند کمرے استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی ہو۔

مندرجۂ ذیل نقشے سے تفصیلی حالات کا اندازہ ہو سکتا ہو امید ہو کہ کالج آیندہ اور بھی ترقی کرے گا۔

(نقشہ پشت پر ملاحظہ کیجیے)

نمبر	امتحان کا نام	داخلہ	خارجہ	امتحان میں شرکت کرنے والے	کامیاب ہونے والے
۱	ادیب	۲۴	۶	۱۸	۱۶
۲	ادیب عالم	۶	×	۶	۵
۳	ادیب فاضل	۱۲	۴	۸	۶
	میزان	۴۲	۱۰	۳۲	۲۷

اُردو کالج دہلی کی مجلسِ منتظمہ

۱۔ معتمد اعزازی انجمن ترقی اُردو (ہند) — صدر

۲۔ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی — نائب صدر

۳۔ مولوی احتشام صاحب اُردو پرشین آنرز — معتمد

۴۔ شیخ سراج الدین آذر ڈسٹرکٹ انسپکٹر محکمۂ تعلیم صوبۂ دہلی — رکن

۵۔ حکیم محمود علی بیگ صاحب بی۔اے — ″

۶۔ پروفیسر آنند ناتھ ورما صاحب ایم۔اے — ″

۷۔ خواجہ محمد شفیع صاحب بی۔اے — ″

۸۔ پروفیسر عبداللہ قریشی صاحب اُردو آنرز — ″

۹۔ [illegible] صاحب — ″

معتمدِ اعزازی کا دورہ

معتمدِ اعزازی نے سالِ زیرِ رپورٹ میں حسبِ ذیل مقامات کا دورہ کیا، سوائے اس حالت کے جب کہ معتمدِ اعزازی نے کسی سرکاری کمیٹی کے جلسے میں بحیثیت ایک مدعو رکن کے شرکت کی۔ باقی تمام مقامات کے جملہ مصارفِ سفر حسبِ دستورِ سابق، معتمد نے خود برداشت کیے اور جہاں کہیں سرکاری کمیٹیوں کے سلسلے میں جانا ہوا وہاں اردو کی خدمت کا سلسلہ بھی (کمیٹی کے متعینہ پروگرام کے علاوہ) جاری رکھا۔

پٹنہ | ۵ر جنوری ۱۹۴۳ء کو پٹنہ پہنچا، ہندستانی کمیٹی بہار گورنمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی اور ہندستانی ڈکشنری کا نمونہ جو میری نگرانی میں تیار ہوا ہے پیش کیا۔ دورانِ قیام میں متعدد مقامی حضرات سے اردو کے متعلق گفتگو ہوئی۔

الہ آباد | ۸ر جنوری الہ آباد پہنچا اور ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور سر تیج بہادر سپرو سے انجمن کے بعض معاملات میں گفتگو کی۔

دہلی | ۳۰ر جنوری کو اندر پرستھ کالج (نسواں) کی طالبات نے بزم ادب قائم کی جس میں میں نے صدارت کی۔

علی گڑھ | ۱۳ر فروری کو مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے کانووکیشن کے جلسے میں شریک ہوا اور یونی ورسٹی کے سائنس کے پروفیسروں سے استدعا کی کہ وہ اردو میں سائنس پر کتابیں لکھنے میں مدد دیں۔

۱۴ر فروری کو ایجوکیشنل کانفرنس (منعقدہ علی گڑھ) کے اردو شعبے کی صدارت کی۔

دہلی | ۳ ر مارچ کو انٹر پراونشل بورڈ فار اینگلو انڈین اینڈ یورپین ایجوکیشن کی لنگویجز کمیٹی میں شرکت کی اور اینگلو انڈین اور یورپین مدارس میں اُردو زبان کی تعلیم کے متعلق تجاویز پیش کیں۔ یہ تجاویز پسند کی گئیں اور اُن پر عمل درآمد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دیناج پور (بنگال) | ۷ ر مارچ کو دیناج پور (بنگال) کی اُردو کانفرنس کی صدارت کی اور اسی روز شب کو شبینہ اُردو دیناج پور کے جلسہ تقسیم انعام میں شرکت کی۔ یہاں کی انجمن اور مدرسہ حبیب الرحمان صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

ٹھاکر گانو (بنگال) | ۸ ر مارچ کو ٹھاکر گانو پہنچا۔ ۱۰ ر مارچ کو ٹھاکر گانو کی اُردو منزل کا افتتاح کیا اور مدرسہ شبینہ اُردو کے طلبا اور طالبات کی تعلیم کا معائنہ کیا۔ نیز وہاں کے ہائی ٹریننگ اسکول اور پبلک لائبریری کا بھی معائنہ کیا۔

بیگوں باڑی (بنگال) | ۱۰ ر مارچ کو بیگوں باڑی (بنگال) کے مدرسے کا معائنہ کیا اور سالانہ جلسے کی صدارت کی۔

شتاب گنج (بنگال) | ۱۱ ر مارچ کو شتاب گنج (بنگال) میں ہندی مدرسے کا معائنہ کیا اور مدرسے کے جلسے کی صدارت کی۔ بنگال کے ان تمام مذکورۂ بالا علاقوں کے دورے میں جناب میزان الرحمان صاحب ایس ڈی او ٹھاکر گانو میرے ہم راہ رہے اور بڑی اعانت کی۔

کلکتہ | ۱۲ ر مارچ کو کلکتے پہنچا اور متعدد ممتاز اصحاب سے بنگال میں اُردو کی ترویج پر مشورہ اور تبادلہ خیالات کیا۔

جمشید پور | ۱۳ ر مارچ کو جمشید پور پہنچا، کرسنٹ کلب کا معائنہ کیا، سہ پہر کو وہاں کی لٹریری سوسائٹی میں ہندستان کی ملکی زبان {Lingua franca of India}

پر لکچر دیا۔ بعد مغرب جلسۂ عام میں جو ایک میدان میں منعقد ہوا تھا، اُردو زبان کی اہمیت اور اشاعت پر تقریر کی۔

رانچی ۱۵ر مارچ کو رانچی پہنچا چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز رانچی کا معائنہ کیا۔ فادر دی مولڈر سے ملاقات کی۔ شب کو مدرسۂ شبینہ اُردو (انجمن ترقی اُردو) فتح اللہ روڈ کا معائنہ کیا۔ اس میں مشن کے عیسائی لڑکے اُردو پڑھتے ہیں۔

۱۶ر مارچ ۱۔ مقام آربا کے اپر پرائمری مدرسے (انجمن ترقی اُردو) کا معائنہ کیا اس میں ہندو مسلمان سب پڑھتے ہیں۔

۲۔ مقام کانکے کے مدرسۂ اُردو (زیر نگرانی چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز) کا معائنہ کیا۔ یہاں دو مدرسے ہیں ایک لڑکوں کا دوسرا لڑکیوں کا۔

۳۔ رانچی واپس آکر سینٹ الائی سی ایس (رومن کیتھولک) کے مدرسے کا معائنہ کیا اس میں تین سو لڑکے پڑھتے ہیں انجمن کی کوشش سے اُردو ان سب کے لیے لازمی کردی گئی ہے۔

۴۔ لواڈمی اسکول (رومن کیتھولک) دیکھا، یہاں بھی اُردو داخل نصاب ہوگئی ہے۔

۵۔ لیس اسکول (رومن کیتھولک) کا معائنہ کیا اس تمام دورے میں سہیل عظیم آبادی صاحب میرے ہم راہ رہے۔ ان سے ہمیں بڑی مدد ملی۔

گیا ۱۸ر مارچ کو گیا پہنچا۔ وہاں کے بعض معززین کو مدعو کرکے گفتگو کی اور عمارت فنڈ کے لیے چندہ جمع کرنے کے متعلق استدعا کی۔ بعض صاحبوں نے اور خاص کر جناب مصطفےٰ احمد صاحب نے اعانت کا وعدہ کیا۔

دہلی ۲۲ر مارچ کو انجمن کے مکان میں اصلاح رسم خط کمیٹی کا انعقاد کیا۔ جس میں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی صاحب، سید وہاج الدین صاحب، پنڈت برج موہن

دتاتریہ کیفی صاحب، سید ہاشمی صاحب وغیرہ شریک تھے۔ اور کئی گھنٹے کی گفتگو اور بحث کے بعد مناسب تجویزیں قرار پائیں۔

الہ آباد | ۲۸ر مارچ کو ہندستانی اکاڈیمی الہ آباد کے اجلاس میں شرکت کی۔

میرٹھ | ۴ر اپریل انجمن ترقی اردو میرٹھ کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لیے میرٹھ گیا۔

مراد آباد | یکم مئی، ۲ر مئی مراد آباد میں مشاعرہ میں شرکت کی اور ۲ر مئی کو بزم ادب کے جلسے کی صدارت کی۔

جے پور و ٹونک | ۱۹ر مئی کو جے پور ہوتا ہوا ٹونک پہنچا۔ اردو کے متعلق ایک جلسہ ہوا اور مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے طلبۂ ٹونک نے عمارت فنڈ کے لیے ایک سو روپے جمع کر کے دیے۔ پروفیسر شیرانی صاحب نے تین سو روپے اور کچھ قلمی کتابیں انجمن کو عنایت فرمائیں۔ دورانِ راہ جے پور میں وہاں کے چند معززین سے ملاقات کی اور اردو کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا۔

رام پور (ریاست) | ۲۸ر جون کو رام پور گیا سرکاری کتب خانہ دیکھا۔ علی خاں لائبریری کا معائنہ کیا۔ ارکان لائبریری کی طرف سے ایڈریس پیش ہوا۔ جس کا میں نے جواب دیا۔

دہلی | ۲۹ر اگست کو پروفیسر میرزا محمد سعید صاحب، اشرف صبوحی صاحب، احتشام الدین صاحب کو مدعو کیا، کیفی صاحب اور سید ہاشمی صاحب بھی شریک ہوئے۔ اس امر میں مشورہ کیا کہ دہلی کے ہر طبقے کے، ایسے اشخاص منتخب کیے جائیں جن کی زبان اور لہجہ ٹھیٹ دہلی والوں کا ہو تاکہ اُن کے ریکارڈ لے لیے جائیں۔

اورنگ آباد دکن | ۱۴ر ستمبر کو اورنگ آباد مقبرہ رابعہ دورانی کے مدرسہ شبینہ اردو (زیرِ نگرانی انجمنِ ترقی اردو) کا معائنہ کیا اور لڑکوں کو انعام تقسیم کیا۔

۱۶ر ستمبر کو مدرسہ اردو روضہ اورنگ آباد (زیرِ نگرانی انجمن ترقی اردو) کا

معائنہ کیا اور انعامات تقسیم کیے۔

ویجا پور (دکن) | ۱۷ ستمبر کو اورنگ آباد سے ویجا پور گیا اہل ویجا پور نے انجمن کی امداد کے لیے بصدارت مسٹر سیتا رام تحصیل دار بہت بڑا جلسہ کیا اس جلسے میں ۵۱۵ روپے حالی عمارت فنڈ کے لیے پیش کیے گئے۔

۱۸ ستمبر کو اورنگ آباد کالج کے اساتذہ نے ۱۱۱ عمارت فنڈ کے لیے دیے۔

حیدر آباد (دکن) | ۲۰ ستمبر کو اورنگ آباد سے حیدر آباد آیا، سہ پہر کو شاہ منزل میں بہ صدارت نواب صاحب چھتاری مجلس نظما انجمن ترقی اردو کا جلسہ ہوا۔

۲۵ ستمبر کو جامعہ عثمانیہ کے شعبہ کیمیا میں سائنس کمیٹی ہوئی اور یہ طے پایا کہ سائنس کے مختلف شعبوں پر اردو میں کتابیں تالیف کی جائیں اور سائنس داں ارکان نے اپنے اپنے شعبوں پر کتابیں لکھنے کا وعدہ کیا۔

۲۷ ستمبر کو منتظمین سرسی پور پیپر مل سے ملا اور انجمن کی مطبوعات کے لیے کاغذ کا انتظام کیا۔

شملہ | ۸ اکتوبر تا ۱۰ اکتوبر

انٹر پراونشل بورڈ فار یورپین اینڈ اینگلو انڈین ایجوکیشن کی لنگوایجز کمیٹی میں شرکت کی۔ اس جلسے کی تین روز نشستیں ہوئیں۔ اردو کے نصاب کی ترتیب و تدوین کے متعلق میں نے جو مشورے دیے پسند کیے گئے اور ان پر عمل درآمد کا فیصلہ ہوا۔

دوران قیام میں متعدد صاحبان سے (جن میں کئی ممتاز یورپین اصحاب بھی تھے) انجمن کے متعلق گفتگو کی۔

۱۲ اکتوبر کو مسٹر سیڈلیر اور ڈاکٹر جھا رکن انٹر پراونشل بورڈ فار یورپین

اینڈ اینگلو انڈین ایجوکیشن سے اُردو ہندی ریڈروں کے لکھوانے کے متعلق گفتگو کی۔

اُردو ریڈروں کا لکھنا میرے ذمے کیا گیا۔

۱۴؍اکتوبر کو وائی ایم سی کے ہال میں انجمن ترقی اُردو (ہند) کی شاخ قائم کرنے کے متعلق ایک جلسہ ہوا جس میں شاخ قائم کی گئی اور اس کے لیے عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔

۱۵؍اکتوبر کو کپتان اے آر جڈ صاحب سے کتاب اُردو بول چال کے متعلق گفتگو ہوئی۔ یہ کتاب یورپینوں کے اُردو سکھانے کے متعلق ہے۔ کتاب تیار ہوگئی ہے اب نظرِ ثانی ہو رہی ہے۔

اسی روز دیوانِ ادب کے جلسے میں شرکت کی۔

مدراس | ۳؍نومبر کو مدراس پہنچا اور وہاں بعض صاحبوں سے انجمن کے سلسلے میں بات چیت کی اور یہاں سے ۵؍نومبر کو افضل العلما ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی معیت میں کالی کٹ روانہ ہوا۔

کالی کٹ | ۶؍نومبر کو کالی کٹ پہنچا۔ ملیبار اُردو کانفرنس کی صدارت کی۔

۷؍نومبر کو بھی اُردو کانفرنس کا اجلاس جاری رہا جس میں ضروری تجاویز منظور ہوئیں۔ اسی روز مدرسہ و یتیم خانہ جمعیت و تبلیغ کا معائنہ کیا۔

۷؍نومبر کی شب مشاعرہ میری صدارت میں ہوا جو بہت کام یاب رہا۔

واے کاڈ (ملیبار) | ۸؍نومبر کو کالی کٹ سے واے کاڈ گیا، مدرسہ واے کاڈ کا معائنہ کیا۔ یہ ایک عربی مدرسہ ہے۔ بہت اچھی تعلیم ہوتی ہے۔ اس مدرسے میں اردو کی تعلیم لازمی ہے۔

ملاپرم (ملیبار) | ۹؍نومبر کو کالی کٹ سے ملاپرم پہنچا۔ مسلم بوائز ہائی اسکول

کا معائنہ کیا اس مدرسے میں تھرڈ فارم سے سکستھ فارم تک ہی اُردو کے طلبہ بھی ہیں - ایک طالب علم نے اُردو کی بہت اچھی نظم پڑھی -

تینور (ملا بار) | ملاپرم سے تینور گیا ، مسلم گرلز ہائی اسکول کا معائنہ کیا یہ دونوں مدرسے بہت اچھی حالت میں ہیں -

مدراس | ۱۰ نومبر کو واپس مدراس پہنچا - سیٹھ کاکا اسماعیل صاحب سے جو اس علاقے کے بڑے صاحب خیر شخص ہیں ملاقات کی سیٹھ صاحب نے انجمن کی عمارت فنڈ میں ایک ہزار روپیہ عنایت کیا - صاحب موصوف کو اُردو کے ساتھ گہری دل چسپی ہے -

۱۱ نومبر کو احمد سیٹھ صاحب نے جو اُردو کے ہمدرد اور صاحب ثروت ہیں لنچ دیا جس میں میرے اعزاز میں کون مارا ہوٹل میں بعض معزز اصحاب مدراس بھی شریک تھے -

اسی روز گورنمنٹ محمڈن کالج میں زیر صدارت افضل العلما ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب پرنسپل ، حالی پر لکچر دیا -

۱۲ نومبر کو مدراس کے بعض صاحبوں سے ملاقات کی - سیٹھ ایم - ایس عبدالجلیل صاحب نے پانسو روپیہ - سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب نے پانسو روپیہ اور سیٹھ عبدالکریم صاحب نے اڑھائی سو روپے عنایت کیے - اسی روز سہ پہر سینٹ میریز کالج میں اُردو کی طالبات کی بزم میں تقریر کی اور پریسیڈنسی کالج میں اُردو سوسائٹی کے سالانہ جلسے میں اُردو پر تقریر کی -

حیدر آباد - دکن | ۱۶ نومبر کو حیدر آباد میں بعض اصحاب سے انجمن کے سلسلے میں ملاقات کی - آنریبل غلام محمد صاحب صدر المہام

فنانس سے ملا۔ اور انجمن کے بعض معاملات کے متعلق خصوصاً ملیبار میں اُردو کی ترویج کے بارے میں گفتگو کی۔

۱۷ر نومبر کو سائنس کمیٹی انجمن ترقیٔ اُردو کا اجلاس جامعہ عثمانیہ میں ہوا۔ دوران قیام میں نواب علی یاور جنگ بہادر ہوم سکریٹری سے ملاقات کی اور اُردو لغات کی طباعت کے تصفیہ کے لیے ۲۰ر نومبر کو سوا چار بجے کمیٹی کے انعقاد کی تجویز کی گئی۔

۱۹ر نومبر کو مظفر الدین قریشی صاحب کے مکان پر ڈاکٹر صاحب اور سید تقی الدین صاحب سے بعض امور میں جن کا تعلق انجمن سے تھا مشورہ کیا۔

۲۰ر نومبر کو حاجی گوڑے میں سیٹھ حاجی ناصر داؤد کو جو بمبئی کے ممتاز تاجر اور صاحب اثر و ثروت ہیں۔ ایٹ ہوم دیا گیا۔ اس تقریب میں نواب سر عقیل جنگ بہادر۔ نواب عابد نواز جنگ بہادر۔ مہدی نواز جنگ بہادر و دیگر حضرات شریک تھے۔ حاجی صاحب نے اڑھائی ہزار روپے حالی انجمن کو عنایت کیے۔

چوں کہ طباعت لغت کی کمیٹی ملتوی کر دی گئی اس لیے طباعت اردو لغت کا تصفیہ نہ ہو سکا۔

ناگ پور ۲۱ر نومبر کو حیدر آباد سے ناگ پور پہنچا۔ نواب محی الدین خاں صاحب نے ایٹ ہوم دیا۔ شب کو اُردو لٹریری سوسائٹی ناگ پور کا جلسہ تھا۔ اس میں تقریر کی۔

اٹارسی ۲۳ر نومبر کو اٹارسی پہنچا وہاں مدرسہ نور الاسلام اور انجمن ترقیٔ اُردو کی شاخ کا معائنہ کیا۔

علی گڑھ | ۵ر دسمبر کو علی گڑھ گیا۔

۶ر دسمبر کو نواب صدر یار جنگ بہادر، مولوی حبیب الرحمٰن خاں صاحب شیروانی سے ملا اور درخواست کی کہ وہ کل ہند اُردو کانفرنس ناگ پور کی صدارت قبول فرمائیں جو انھوں نے بخوشی منظور کی۔

۷ر دسمبر کو اسٹریچی ہال مسلم یونی ورسٹی میں رسم نصب سنگِ بنیاد ورک شاپ کے بعد جلسہ ہوا اس میں شریک ہوا اور مزمل منزل میں ہز ہائنس نواب صاحب بھوپال سے ملاقات کی اور درخواست کی کہ جب دہلی تشریف لے جائیں تو انجمن میں قدم رنجہ فرمائیں۔ نواب صاحب موصوف نے درخواست منظور کی۔

دہلی | ۲۷ر دسمبر کو کونسل جنرل ایران سے ملاقات کی۔ وہاں ان کے مہمان محمد حجازی رکن اکاڈمی بھی تھے۔ ان سے خواہش کی کہ وہ طہران کالج میں اُردو رائج کرنے کی کوشش کریں۔ محمد حجازی صاحب نے تجویز کی کہ جدید فارسی ادب کی بعض کتابیں اُردو میں اور اُردو کی بعض کتابیں فارسی میں ترجمہ کی جائیں۔

ان صاحبوں کو انجمن میں آنے کی دعوت دی۔

انجمن کی شاخیں

انجمن نے یہ دیکھتے ہوئے کہ مروجہ صوبائی تنظیم خاطر خواہ کامیاب نہیں رہی مجلس نظما کی منظوری حاصل کرنے کے بعد یکم اگست ۱۹۴۳ء سے شاخوں کے لیے نئے قواعد نافذ کر دیے۔

یہ قواعد اس رپوٹ کے ضمیمہ نمبر ۱۰ میں درج ہیں۔

ان قواعد کی رو سے تمام موجودہ شاخوں کے لیے بھی یہ لازمی ہوگیا کہ وہ نئے قواعد کے مطابق تجدید الحاق کرلیں۔ ورنہ ان کی حیثیت انجمن کی باضابطہ تسلیم شدہ شاخ کی باقی نہ رہے گی ختم دسمبر ۱۹۴۳ء تک حسب ذیل مقامات کی شاخوں نے تجدید الحاق کرلی۔

(۱) انجمن ترقی اردو احمدآباد (۲) انجمن ترقی اردو سورت (۳) انجمن ترقی اردو بھابڑہ بازار راولپنڈی (۴) انجمن ترقی اردو رام باغ کراچی۔ (۵) انجمن ترقی اردو باقرگنج (سارن) (۶) انجمن ترقی اردو کوہاٹ (سرحد) (۷) انجمن ترقی اردو اٹاوسی (۸) انجمن ترقی اردو بلگام (۹) انجمن ترقی اردو کوئی بر-گیا (۱۰) انجمن ترقی اردو اجمیر (۱۱) انجمن ترقی اردو اسلامیہ کالج بریلی۔ (۱۲) انجمن ترقی اردو امرت سر (۱۳) انجمن ترقی اردو دیناج پور بنگال۔ (۱۴) انجمن ترقی اردو حیدرآباد سندھ

لیکن یہ سلسلہ جاری ہے اور اس رپوٹ کی ترتیب کے وقت (یکم اپریل ۱۹۴۴ء) مندرجہ ذیل مقامات سے الحاق کی درخواستیں موصول ہوچکی ہیں اور توقع ہے کہ بہت سی شاخیں بھی عنقریب الحاق کرلیں گی۔

(۱) بریج (گورکھ پور) (۲) کلکتہ (۳) بانسی ضلع بستی (۴) ٹونک
(۵) میل وشارم (جنوبی ہند) (۶) باسم ضلع اکولہ (۷) حیدرآباد (سندھ)
(۸) دیوریا (ضلع گورکھ پور (۹) ویلنگٹن (نیل گری) (۱۰) اسلامیہ ہائی اسکول
کٹی ہار (۱۱) خسرو پور (ضلع پٹنہ) (۱۲) جیکب آباد (سندھ) (۱۳) ویلور (جنوبی ہند)
(۱۴) کشن گنج (ضلع پورنیہ) (۱۵) مہو چھاؤنی (۱۶) اجمیر (۱۷) ساگر۔

سابق قواعد کے مطابق شاخوں پر کچھ کام کرنے کی کوئی مخصوص پابندی نہ تھی۔ اس لیے اکثر شاخیں اپنی سالانہ رپوٹ بھی نہیں بھیجتی تھیں۔ نئے قواعد کے تحت شاخوں کے لیے چند امور کا انجام دیتے رہنا لازمی ہو۔ اور اب وہی شاخیں اپنا الحاق قائم رکھ سکیں گی جو کچھ نہ کچھ کام لازمی طور پر پابندی کے ساتھ کرتی رہیں۔ ممکن ہو نئے قواعد کی پابندیوں کے سبب انجمن کی شاخوں کی تعداد بہ مقابلہ پہلے سے کم ہو جائے لیکن اب جو شاخیں قائم ہوں گی وہ صرف نام کی نہ ہوں گی بلکہ کام کی ہوں گی۔

ہمیں امید ہو کہ آیندہ سال کی رپوٹ میں ہم ان شاخوں کی کارگزاری تفصیل سے پیش کر سکیں گے۔

ضمیمہ نمبر (۱)

روئداد جلسہ مجلسِ نظما انجمن ترقی اُردو (ہند)

بہ مقام حیدرآباد، دکن، شاہ منزل ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۳ء ۴ ½ بجے سہ پہر

حاضرین

ہز ایکسی لنسی کرنل نواب سر احمد سعید خاں بہادر صدر اعظم دولت آصفیہ

آنریبل نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات و وائس چانسلر جامعۂ عثمانیہ

آنریبل غلام محمد صاحب صدر المہام فنانس

نواب علی یاور جنگ بہادر معتمد عدالت وکوتوالی وتعلیمات

مولوی غلام یزدانی صاحب او۔بی۔ای

عبدالحق معتمد انجمن ترقی اُردو

۱۔ معتمد نے رپوٹ سالانہ بابت ۱۹۴۲ء پڑھ کر سنائی۔

۲۔ بجٹ بابت ۱۹۴۳ء پیش کیا گیا۔ بجٹ اس سے قبل تمام ارکان کی خدمت میں بھیج دیا گیا تھا۔ سب نے فرداً فرداً منظور فرمالیا تھا لہٰذا بغیر کسی بحث کے منظور کیا گیا۔

۳۔ آڈیٹروں کی رپوٹ بابت تنقیح حسابات ۱۹۴۲ء پیش کی گئی۔

۴۔ معتمد نے تحریک کی کہ قواعد انجمن میں مجلسِ نظما کا نصاب ارکان کی تعداد کا ایک تہائی مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حیدرآباد دکن

کے سوا کسی دوسرے مقام پر اس کا اجلاس نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا بجائے ایک نہائی کے پانچ ارکان کا نصاب مقرر کیا جائے۔

تحریک بالاتفاق منظور کی گئی۔

۵۔ معتمد نے تحریک کی کہ اُسے اغراضِ انجمن کے لیے ہندستان کے مختلف مقامات کا دورہ کرنا پڑتا ہے۔ اور دفتر کے تمام کاغذات اس کے پاس دورے میں بھیجے جاتے ہیں جس سے کارروائی میں تاخیر واقع ہوتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کو شکایت کا موقع ملتا ہے۔ انجمن سے مولوی سید ہاشمی صاحب کا تعلق ابتدا سے رہا ہے اور ایک مدت تک بطور میرے مددگار کے کام کرتے رہے ہیں۔ سرکاری ملازمت میں داخل ہونے کے بعد بھی وہ ہمیشہ انجمن کے مشوروں میں شریک رہے اور بعض ادبی کام انجام دیتے رہے۔ کوئی دوسرا شخص انجمن کے حالات اور اس کے مصالح سے اُن سے زیادہ واقف نہیں اور جب انجمن دہلی منتقل ہوئی تو میری درخواست پر قبل از وقت وظیفہ لے کر انجمن میں آگئے۔ معتمد کو اُن کے تدبّر اور کارگزاری پر کامل اطمینان ہے۔ لہٰذا بر بنائے قواعد انجمن دفعہ ۷، ضمن ۴ انھیں میری غیر حاضری میں دفتر کے کام انجام دینے کی اجازت فرمائی جائے۔

مجلس نے بعد غور یہ فیصلہ کیا کہ معتمد کی غیر حاضری میں مولوی سید ہاشمی کو دفتر کی روزمرہ کارروائی انجام دینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ لیکن رقمی معاملات معتمد کی منظوری سے طے پائیں گے۔

۶۔ آنریبل غلام محمد صاحب نے ۲۱ تجویز پیش کی کہ انگلستان

اور خاص کر امریکہ میں جدید سائنس اور سوشیالوجی (عمرانیات) پر جو کتابیں آج کل شائع ہو رہی ہیں اُن میں سے خاص خاص اور اہم کتابوں کا انتخاب کر کے ترجمے کا انتظام کیا جائے۔

اس تجویز کو سب نے پسند کیا۔ معتمد نے کہا کہ اسی ہفتے انجمن کی سائنس کمیٹی کا اجلاس ہوگا اس میں یہ معاملہ پیش کیا جائے اور اس تجویز کو عمل میں لانے کی کوشش کی جائے گی۔

۷۔ سالانہ رپورٹ میں چھوٹا ناگ پور کی قدیم اقوام میں اُردو رائج کرنے کے متعلق انجمن کی کارگزاری کا حال سُن کر آنریبل غلام محمد صاحب نے فرمایا کہ اگر انجمن ریاست حیدر آباد کی قدیم اقوام چنچو، بھیل، ریڈی وغیرہ میں اُردو رائج کرنے کا کام کرے تو سرکار سے مناسب امداد مل سکتی ہے۔

۸۔ نواب علی یاور جنگ بہادر نے یہ تجویز پیش کی کہ آیندہ سے سالانہ رپوٹ کی پروف کاپیاں مجلس نظما کے ارکان کے پاس بھیج دی جایا کریں تاکہ وہ اس پر غور کر سکیں۔ معتمد نے وعدہ کیا کہ آیندہ سے حسبہٗ عمل کیا جائے گا۔

۹۔ صدر مجلس جناب نواب صاحب چھتاری نے فرمایا کہ اصطلاحاتِ علمی میں یکسانی کا ہونا نہایت ضروری اور لازم ہے۔ ورنہ اگر ہر مترجم اپنی رائے سے اصطلاحوں کا ترجمہ کرے گا تو بڑی ابتری پیدا ہو جائے گی۔ البتہ انٹرنیشنل (بین الاقوامی) اصطلاحات بجنسہٖ اختیار کر لی جائیں۔ معتمد نے عرض کیا کہ وضع اصطلاحات کا کام دارالترجمہ (عثمانیہ یونیورسٹی) ابتدا سے

قیام سررشتہ سے انجام دے رہا ہے۔ لیکن جب اس نے اپنی اصطلاحات شائع نہ کیں تو انجمن نے جامعۂ عثمانیہ کے بعض قابل پروفیسروں کے مشورے اور ایک مدت تک مسلسل کمیٹیاں کر کے بعض علوم کی اصطلاحات شائع کر دیں اور باقی علوم کی اصطلاحات زیر تجویز ہیں۔ اصطلاحاتِ علمی کے معاملے میں گورمنٹ آف انڈیا کی تعلیمی مشاورتی کمیٹی نے بھی غور کیا تھا۔ نیز سر اکبر حیدری مرحوم (سابق صدرِ اعظم) کے ایما سے یہاں بھی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس نے اپنی تجاویز پیش کر دی تھیں۔ اُن تجاویز پر عمل کیا گیا تو اصطلاحات کا معاملہ طے ہو سکتا ہے۔

۱۱۔ مجلسِ نظما مولوی عبدالحق صاحب کی کارگزاری اور مولوی صاحب موصوف کی محنت اور کوششوں کی قدر کرتی ہے جو زبان اُردو کی ترویج و اشاعت کے متعلق انھوں نے بہ حیثیت معتمد انجمن ترقیِ اُردو ابتدا سے اب تک کی ہے۔ مجلسِ نظما کی دعا ہے کہ مولوی صاحب تادیر اس اہم کام کو انجام فرما سکیں گے۔

آخر میں مجلس نے انجمن کی کارگزاری پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

صدر: احمد سعید

عبدالحق
(معتمد انجمنِ ترقیِ اُردو (ہند) دہلی)

ضمیمہ نمبر ۲

ترجمہ رپورٹ آڈیٹران بابت تنقیح حسابات

سنہ ۱۹۴۳ء

ایس، رسول اینڈ کمپنی

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس، آڈیٹرز

دفاتر بمقام :- لاہور، دہلی، علی گڑھ، پٹنہ

چاندنی چوک - دہلی

مورخہ ۳ر اپریل سنہ ۱۹۴۴ء

بخدمت سکریٹری صاحب
انجمن ترقیٔ اردو (ہند) دہلی

جناب من!

ہم نے آپ کی انجمن کے حسابات بابت سال مختتمہ ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء کی تنقیح کی اور اس سلسلے میں اپنی اس رائے کے ساتھ ساتھ جو تختۂ وصول باقی کے ذیلی حصّے میں درج کی گئی ہے آپ کی اطلاع کے لیے مندرجۂ ذیل رائے کے اظہار کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

۱- آمدنی | ہم نے وقتاً فوقتاً اجرا شدہ رسیدوں کی ادھ کٹی سے اور فروخت نقد کے مثنیٰ اور دیگر رساید کی جانچ اور تصدیق کی اور ان کی صحت کے متعلق اپنا اطمینان کرلیا۔

۲۔ مصارف	ہم نے سالِ زیرِ تنقیح کی تمام ادائیوں کی جانچ کی اور انھیں رقم پانے والوں کی باضابطہ رساید واسناد کے مطابق پایا۔
۳۔ اسٹاکِ بُک	ہم نے اسٹاک بُک کی تنقیح کی اور سہو اندراجات کو دُرست کرادیا۔
۴۔ رجسٹر خریداران رسالہ جات	ہم نے اِن رجسٹروں کی جانچ کی اور انھیں دُرست و باقاعدہ پایا۔
۵۔ فرنیچر	ہم نے رجسٹر کی جانچ کی اور اُسے قاعدے کے مطابق پایا۔
۶۔ کُتب خانے کی کتابیں	ہم نے کتب خانے سے متعلق رجسٹر کی جانچ کی اور اُس کے اندراجات کو دُرست پایا۔
۷۔ بچیت	بجٹ میں جو بچت دکھائی گئی ہو وہ حساب نفع نقصان میں دکھائے ہوئے خالص منافع کے مطابق نہیں ہو۔ یہ فرق اس بنا پر ہو کہ بجٹ نقدی اصول پر تیار کیا جاتا ہو اور حسابات تجارتی طرز پہ رکھے جاتے ہیں۔

آپ کا مخلص

(دستخط) ایس، رسُول اینڈکو

(رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس)

ضمیمہ ۳

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

تجارتی حساب بابت سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء

نام			جمع		
نام اسٹاک (کتب و رسائل جات) :-			**جمع فروخت :-**		
مطبوعات انجمن	۵۹۳۹۲—۷—۰		مطبوعات کتب انجمن	۹۰۲۸—۹—۳	
لغات	۵۳۵۲—۸—۰		لغات	۶۱۱۷—۱۱—۰	
کتب درسیہ	۱۴۹۲۸—۸—۶		کتب درسیہ	۲۰۰۸۸—۰—۳	
رسالۂ اردو	۳۰۲۲—۹—۰				۳۵۲۳۴—۴—۶
رسالۂ سائنس	۳۱۰۰—۲—۶		**جمع چندہ رسائل جات :-**		
		۸۶۷۹۸—۳—۰	رسالۂ اردو	۲۳۴۴—۹—۳	
نام مصارف مطبوعات :-			رسالۂ سائنس	۱۵۵۲—۱۴—۶	
مطبوعات انجمن	۴۶۹۲—۱۰—۷		اخبار ہماری زبان	۴۳۸۰—۰—۶	
طباعت کتب درسیہ	۱۰۹۳—۱۰—۶				۸۲۷۹—۸—۳
لغات	۱۵۸—۶—۰		**جمع آمدنی اشتہارات :-**		
معاوضہ مولفین مصنفین	۸۲۹۰—۲—۹		رسالۂ سائنس	۸۶—۹—۳	
		۱۴۲۳۴—۱۳—۱۰	ہماری زبان	۱۱۰۰—۲—۰	
نام رائلٹی		۱۲۰—۵—۰			۱۱۸۶—۱۱—۳

نام مصارف رسالہ جات:-

رسالہ اردو	۳۷۰—۰—۹
رسالہ سائنس	۳۵۹۹—۱۰—۰
اخبار ہماری زبان	۶۵۷۷—۱۰—۶
	۱۱۴۴۷—۱۲—۳
نام تجارتی کمیشن والے صاحب بنگالہ سنگھ اینڈ سنز	۷۹۲۸—۱۳—۰
نام منافع خام	۹۱۸—۴—۱۱
میزان	۱۲۱۱۴۸—۲—۰

جمع اسٹاک کتب و رسالہ جات مصدقہ مہتمم:-

کتب انجمن	۵۷۴۳۹—۱—۰
لغات	۳۱۳۷—۰—۰
کتب درسیہ	۹۸۳۳—۱۰—۰
رسالہ اردو	۳۵۰۱—۱۲—۰
رسالہ سائنس	۲۰۱۱—۵—۰
سامان صحافی	۲۲۲۵—۰—۰
	۷۸۱۴۷—۱۲—۰
میزان	۱۲۱۱۴۸—۲—۰

دہلی، چاندنی چوک
مورخہ ۳ اپریل ۱۹۴۴ء

جانچ کی اور صحیح پایا۔

(دستخط) ایس، ایم، اسٹیڈیم
(رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس و آڈیٹرز)

ضمیمہ نمبر ۴

انجمنِ ترقیِ اردو (ہند)، دہلی

حساب نفع نقصان برائے سال مختتمہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۳ء

نام		جمع	
تنخواہ عملہ	۱۲۵۲۲—۱۵—۰	نفع خام	
،، مصارفِ ڈاک	۸۴۸—۱۱—۳	،، عطیہ جات :—	
،، اخراجاتِ سفر	۶۰۵—۱۴—۰	عطیہ حضور نظام سرکارِ عالی	۴۲۸۵—۱۱—۶
،، باربرداری	۱۱۱—۳—۰	امداد سرکارِ عالی	۳۴۳۱۶—۵—۸
،، امدادِ مدارس نقد و کتب	۳۵۹۲—۱۲—۶	عام عطیہ جات	۷۶۵—۵—۰
،، نام قیمت کتب ہدیہ جامعہ عثمانیہ	۱۰۴—۱۰—۰	کل	۳۹۳۶۷—۶—۲
،، محصول ریل بابت ترسیل کتب	۳۹۲۳—۱۰—۰		
،، اخراجات متفرق	۲۲۳—۸—۹	،، کرایہ کوارٹرز	۶۰۷—۸—۰
،، صادر	۴۰۰—۱—۶		
،، مصارف اردو مرکز رانچی	۵۱۷۹—۱۰—۰	،، سود سرمایۂ محفوظ	۱۶۴۱—[illegible]—۲
،، مرمت	۲۱۰—۹—۰	جمع حامیانِ اردو	۵۱۰—۰—۰
،، خرید اخبارات و رسائل	۲۷۱—۳—۰		

مد	رقم
نام بٹہ کھاتہ	۲۰۹—۱۲—۷
؍؍ کرایہ مکان	۴۲۰—۰—۰
؍؍ مصارف بجلی اور پانی	۶۹۰—۸—۰
؍؍ ٹیلیفون	۲۳۶—۱۱—۰
؍؍ فیس آڈیٹران	۴۵۰—۰—۰
؍؍ مصارف چمن	۴۰۶—۳—۰
؍؍ مصارف بسلسلہ وصولی چندہ	۸۳۳—۰—۰
؍؍ فرسودگی	۴۷۹—۱۲—۰
؍؍ صرفہ بندش	۲۲۸—۹—۶
؍؍ سفارت و نشر و اشاعت	۲۵۷۵—۶—۰
؍؍ کمیشن بنک	۴۱—۱۲—۰
؍؍ مصارف شعبہ جلد سازی	۴۵۷۵—۸—۳
؍؍ خاطر تواضع	۲۴۶—۱—۹
؍؍ فیس منظوری کتب درسیہ	۱۸—۱۲—۰
میزان	۴۳۱۸۷—۵—۱
منافع خالص	۱—۷—۱۱
	۴۳۱۸۸—۱۳—۰

مد	رقم
جمع متفرق	۱۴۴—۲—۹
میزان	۴۳۱۸۸—۱۳—

جانچ کی اور درست پایا۔

(دستخط) ایس، رسول اینڈ کو
(رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس و آڈیٹرز)

دہلی۔ چاندنی چوک
مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۴۴ء

ضمیمہ نمبر ۵

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

تختۂ وصول باقی بتاریخ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء

مالیت اور دیون

مالیت انجمن :-

	روپے	آنے	پائی
سلک سال گزشتہ	۳۲۶۳۹۸	۱۲	۳
منافع خالص سال حال	۱	۷	۱۱
	۳۲۶۴۰۰	۶	۲

	روپے	آنے	پائی
عمارت فنڈ	۵۰۰۸۳	۹	۴
متفرق قرض خواہ	۸۸۱۵	۸	۰
زیر تصفیہ	۵۳۹	۹	۰

اثاثہ و جائداد

نقد و سلک بنک :-

	روپے	آنے	پائی
نقد تحویل	۹۵۲	۱	۰
امپیریل بنک نئی دہلی	۱۵۶۱	۲	۱۰
امپیریل بنک حیدرآباد (سکۂ عم)	۲۴۱۷	۰	۲
امپیریل بنک حیدرآباد (سکۂ انگلش)	۳۴۵۰	۶	۰
سیونگ بنک ڈاکخانہ نئی دہلی	۱۲۴	۱۰	۶
حیدرآباد اسٹیٹ بنک	۱۷۱۴۲	۱۳	۰
امپیریل بنک نئی دہلی (عمارت فنڈ)	۲۱۴۸۱	۵	۴
	۵۷۴۲۹	۶	۱۰

زر محفوظ

	روپے	آنے	پائی
امپیریل بنک حیدرآباد	۹۷۷۹۴	۱۵	۹
فرنیچر بعد منہائی رقم فرسودگی	۳۲۲۶	۷	۰
آلات و مشین (بعد منہائی فرسودگی)	۲۷۹۰	۰	۰
کتب مخزونہ کتب خانہ	۶۲۳۱	۹	۵

ذخیرۂ کتب فروختنی مصدقہ مہتمم انجمن	۷۶۳۴۷	۱۴	۰
وی-پی واجب الوصول	۳۲۶	۳	۰
کاغذ	۸۶۳۰	۱۰	۱
کتب زیر ترتیب	۷۴۶۶	۸	۶
کاغذ برائے رسالۂ سائنس بمقام حیدرآباد	۱۳۸۹	۸	۱۰
بلس واجب الوصول	۴۱۶۲۶	۲	۵
متفرقات واجب الوصول	۷۴۴۷	۱۲	۳
ٹکٹ ڈاک	۵	۶	۰
متفرق دین داران	۷۳۷۱۶	۸	۲
	۳۸۵۸۳۹	۰	۶

ہم نے انجمن ترقی اردو کے تختۂ وصول باقی مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۲ء مندرجہ بالا کی تنقیح کی اور اس سلسلے میں یہ رپورٹ کرتے ہیں کہ ہمیں وہ تمام معلومات اور تصریحات مہیا کی گئیں جن کی ہمیں ضرورت ہوئی اور ہماری یہ رائے ہے کہ املاک اور دین کا جو نقشہ اوپر دیا گیا ہے وہ تا حدِ علم و اطلاع و تفاصیل و تشریحات پیش کردہ اور مطابق ان رجسٹروں اور اسناد کے جو تنقیح کے لیے ہمارے سامنے لائی گئی ہیں انجمن کی صورتِ معاملات کا درست اور صحیح خاکہ پیش کرتا ہے۔

	۳۸۵۸۳۹	۰	۶

ایس، رسول اینڈ کو
رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس و آڈیٹرز

چاندنی چوک - دہلی
۳ اپریل ۱۹۴۳ء

ضمیمہ نمبر ۶

تخمینہ آمد و خرچ برائے سنہ ۱۹۴۴ء

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

آمد

تفصیل	تخمینہ ۱۹۴۳ء پائی	آنہ	روپیہ	اصل آمدنی ۱۹۴۳ء پائی	آنہ	روپیہ	تخمینہ ۱۹۴۴ء پائی	آنہ	روپیہ
۱- عطیات									
(الف) امداد جامعہ عثمانیہ حیدرآباد ۴۵۰۰۰ سکہ عثمانیہ	۰	۷	۳۸۵۷۱	۸	۵	۳۴۳۱۶	۸	۵	۳۴۳۱۶
(ب) امداد جناب حاجی عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ دہلی	۰	۰	۱۵۰	۰	۰	۱۵۰	۰	۰	۱۵۰
(ج) امداد سرکار بھوپال	۰	۰	۶۰۰	۰	۰	۶۰۰	۰	۰	۶۰۰
(د) عطیات متفرق	۰	۰	۲۵۰	۰	۵	۱۵	۰	۰	۲۰۰
(ھ) امداد سرکار عالی حیدرآباد ۵۰۰۰ سکہ عثمانیہ	۶	۱۱	۴۲۸۵	۶	۱۱	۴۲۸۵	۲	۱۵	۴۲۸۴
۲- آمدنی رسالہ "اردو"	۰	۰	۲۵۰۰	۳	۹	۲۳۴۴	۰	۰	۲۵۰۰
۳- آمدنی رسالہ "سائنس"	۰	۰	۱۸۰۰	۹	۷	۱۶۴۱	۰	۰	۲۰۰۰
۴- آمدنی "ہماری زبان"	۰	۰	۵۰۰۰	۶	۲	۵۵۸۰	۰	۹	۵۶۰۰
۵- فروخت کتب	۰	۰	۶۰۰۰۰	۶	۴	۳۵۲۳۴	۰	۰	۳۷۰۰۰
۶- کرایہ کوارٹرز	۰	۰	۶۰۰	۰	۸	۶۰۷	۰	۰	۶۰۰
۷- منافع بنک	۰	۰	۱۰۰۰	۲	۷	۱۶۴۱	۰	۰	۱۵۰۰
۸- حامیان اردو	۰	۰	۷۰۰	۰	۰	۵۱۰	۰	۰	۵۰۰
۹- متفرق آمدنی (فروخت ردی تراشے وغیرہ)	۰	۰	۲۰۰	۹	۲	۱۴۴	۰	۰	۱۵۰
	۶	۲	۱۱۵۶۵۷	۱	۰	۸۷۰۷۱	۱۰	۳	۸۹۴۰۱

زر محفوظ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء { ۱- جمع امپیریل بنک حیدرآباد ——— ۹ ——— ۱۵ ——— ۹۶۶۹۳
{ ۲- حصص حیدرآباد اسٹیٹ بنک (۲۰۰۰۰ سکہ عثمانیہ) ——— ۰ ——— ۱۳ ——— ۱۷۱۴۲

عمارت فنڈ (تا ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء) :- ۴ ——— ۱۱ ——— ۳۹۹۳۱

خرچ

تفصیل	تخمینہ ۱۹۴۲-۴۳ء روپیہ	آنہ	پائی	اصل خرچ ۱۹۴۲-۴۳ء روپیہ	آنہ	پائی	تخمینہ ۱۹۴۳-۴۴ء روپیہ	آنہ	پائی
۱- تنخواہ عملہ دفتر	۵۵۰۰	۰	۰	۵۳۱۹	-	۶	۵۵۰۰	۰	۰
۲- شعبہ تصنیف و تالیف :-									
(الف) تنخواہ و الاونس مستقل کارکنان	۷۰۰۰	۰	۰	۷۲۰۳	۸	۶	۷۰۰۰	۰	۰
(ب) معاوضہ تالیف و تصنیف	۹۰۰۰	۰	۰	۸۲۹۰	۳	۹	۱۰۰۰۰	۰	۰
۳- اخراجات طباعت کتب مع قیمت کاغذ	۲۵۰۰۰	۰	۰	۶۰۸۳	۱۲	۱	۶۰۰۰	۰	۰
۴- کمیشن برائے فروخت کتب				۷۶۲۸	۱۳	۰	۶۰۰۰	۰	۰
۵- اخراجات صحافی	۵۰۰۰	۰	۰	۴۵۷۵	۸	۳	۵۰۰۰	۰	۰
۶- اخراجات رسالہ "اردو"	۳۵۰۰	۰	۰	۲۲۷۰	۷	۹	۲۵۰۰	۰	۰
۷- اخراجات "سائنس"	۴۰۰۰	۰	۰	۲۶۹۹	۱۰	۰	۴۰۰۰	۰	۰
۸- اخراجات "ہماری زبان"	۶۰۰۰	۰	۰	۶۵۷۷	۱۰	۶	۶۵۰۰	۰	۰
۹- امداد مدارس	۳۰۰۰	۰	۰	۳۵۹۲	۱۲	۶	۵۵۰۰	۰	۰
۱۰- صادر	۵۰۰	۰	۰	۳۰۰	۱	۶	۵۰۰	۰	۰
۱۱- خرید کتب قلمی و مطبوعہ برائے کتب خانہ	۲۰۰۰	۰	۰	۱۳۵۸	۳	۹	۱۵۰۰	۰	۰
۱۲- محصول ریلوے، ڈاک و صرف بندش وغیرہ	۶۰۰۰	۰	۰	۵۱۱۲	۱	۹	۶۰۰۰	۰	۰
۱۳- سفر خرچ ملازمین	۵۰۰	۰	۰	۶۰۶	۱۴	۰	۵۰۰	۰	۰
۱۴- رائلٹی کتب درسیہ بحق سررشتہ تعلیمات سرکار عالی	۱۵۰۰	۰	۰	۰	-	۰	۰	۰	۰
۱۵- کرایہ مکانات مع اخراجات روشنی پانی و چمن وغیرہ	۵۰۰۰	۰	۰	۵۲۹۶	۱۱	۰	۵۰۰۰	۰	۰
۱۶- ٹیلیفون	۲۵۰	۰	۰	۲۳۶	۱۱	۰	۲۵۰	۰	۰
۱۷- قیمت کتب ہدیتہً	۱۵۰۰	۰	۰	۱۲۷۲	۹	۹	۱۵۰۰	۰	۰
۱۸- اشتہار و پروپیگنڈا	۱۰۰۰	۰	۰	۱۳۰۲	۱۲	۳	۲۰۰۰	۰	۰
۱۹- بنک کمیشن	۵۰	۰	۰	۴۱	۱۲	۰	۵۰	۰	۰
۲۰- خرید ساز و سامان و فرنیچر مرمت وغیرہ	۱۰۰۰	۰	۰	۲۳۰	۹	۰	۵۰۰	۰	۰
۲۱- چھوٹا ناگ پور اردو مرکز رانچی	۵۰۰۰	۰	۰	۵۱۷۵	۱۰	۰	۵۲۵۰	۰	۰
۲۲- قیمت کتب نذر کردہ سرکار عالی حسب شرائط امداد	۲۰۰	۰	۰	۱۰۴	۱۰	۰	۱۰۰	۰	۰
۲۳- اخراجات سفارت	۱۰۰۰	۰	۰	۸۳۳	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰
۲۴- متفرق	۵۰۰	۰	۰	۲۲۳	۸	۹	۵۰۰	۰	۰
۲۵- [illegible]	۱۰۰۰	۰	۰	۲۰۹	۱۲	۷	۵۰۰	۰	۰
۲۶- فرسودگی	۵۰۰	۰	۰	۳۷۹	۱۲	۰	۵۰۰	۰	۰
۲۷- مہمان داری	۰	۰	۰	۲۶۲	۱۰	۹	۵۰	۰	۰
۲۸- آڈٹ فیس	۴۵۰	۰	۰	۳۵۰	۰	۰	۴۵۰	۰	۰
	۹۶۹۵۰	۰	۰	۷۷۸۳۹	۱	۱۱	۸۴۶۰۰	۰	۰
متوقع بچت	۱۸۷۰۷	۲	۶	۹۷۳۳	۱۳	۲	۴۸۰۱	۴	۱۰

تصریحات متعلق بجٹ

انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی

بابت ۱۹۴۴ء

آمدنی :-

۱- ۱۹۴۴ء میں عطیات کی مد میں ساڑھے چار ہزار روپے کی کمی ہوئی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حسب فرمان حضور نظام خلد اللہ ملکہ جامعہ عثمانیہ سے پینتالیس ہزار روپے سکہ عثمانیہ سالانہ امداد ملتی تھی۔ مگر یہ امداد صرف چھ سال کے لیے تھی اور یہ مدت قریب الختم تھی۔ انجمن کی درخواست پر اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے باب حکومت کی سفارش کو قبول فرماتے ہوئے ازراہِ مراحم خسروانہ انجمن کو چالیس ہزار روپے سکہ عثمانیہ دوامی امداد دیے جانے کی منظوری عطا فرما دی۔ اگرچہ بہ مقابلہ سابق امداد کی رقم میں پانچ ہزار سالانہ کی کمی واقع ہوئی ہے مگر ایک تو یہ امداد دوامی ہو گئی ہے۔ دوسرے سابقہ امداد میں یہ شرط تھی کہ جملہ مطبوعات کے سو سو مجلد نسخے جامعہ عثمانیہ کو ہدیۃً دیے جائیں۔ تجدید امداد کے سلسلے میں یہ شرط منسوخ کر دی گئی ہے۔ اب صرف دو دو نسخے سرکار عالی کی خدمت میں نذر کرنے پڑیں گے۔

۲- عطیات متفرق میں کمی کا سبب یہ ہے کہ جو عطیات موصول ہوتے

ہیں عموماً وہ عمارت فنڈ میں جمع کر لیے جاتے ہیں۔

سنہ ۱۹۴۲ء کے بجٹ میں فروخت کتب کی متوقع آمدنی کا تخمینہ ساٹھ ہزار ۶۰۰۰۰ روپے کیا گیا تھا لیکن اصل آمدنی پینتیس ہزار روپے ۳۵ کے قریب ہوئی ہے۔ اس سے ظاہری طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں آمدنی توقع سے بہت ہی کم ہوئی لیکن حقیقتاً ایسا نہیں۔ انجمن کی آمدنی فروخت کتب میں بہ لحاظِ رقم اور بہ لحاظِ تعدادِ کتب باوجود ناسا عد حالات سالہائے ماسبق کا اوسط برقرار رہا ہے۔ آمدنی کی اس مد پر غور کرتے ہوئے اسی مد کے اخراجات کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ ۱۹۴۲ء میں ان اخراجات کا تخمینہ پچیس ہزار کیا گیا تھا۔ مگر خرچ صرف تیرہ ہزار سات سو روپے کے قریب ہوا۔ اس مد کے آمد و خرچ کے تخمینے اور آمد و خرچ واقعی میں اس بڑے فرق کا سبب یہ ہے کہ انجمن نے اپنی جملہ درسی مطبوعات اور علمی و ادبی مطبوعات کے ایک بڑے حصے کی طباعت اور فروخت کا کام منفعت بخش اور موزوں شرائط پر اس کام کی کرنے والی ایک بڑی فرم کے سپرد کر دیا۔ انجمن کے لیے موجودہ حالات میں اس قدر کثیر مطبوعات کے لیے کاغذ کی فراہمی اور بروقت طباعت بہت ہی مشکل کام تھا۔ اس موقع پر اس چیز کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ انجمن کی تمام مطبوعات (درسیہ، علمی، ادبی، اردو، سائنس، ہماری زبان، رپوٹ، تبلیغی لٹریچر وغیرہ) کے شائع شدہ صفحات کی تعداد تقریباً تین کروڑ صفحات سالانہ ہوتی ہے۔ آج کل جب کہ کاغذ پر ایک طرح کی راشننگ ہے اس کثیر مقدار میں کاغذ فراہم کرنا انجمن کے بس کی بات نہ تھی۔ اس جدید انتظام کے ذریعے انجمن اپنے پروگرام کی تکمیل خاطر خواہ کر سکی چونکہ اس جدید انتظام کے تحت انجمن کی

مطبوعات کے اخراجاتِ طبع فرم مذکور کے ذمے ہیں اس لیے انجمن نے جو تخمینہ اس مد کے اخراجات کا کیا تھا اس میں کمی ہوگئی اور اسی طرح چوں کہ فرم مذکور اخراجاتِ طباعت کے بدلے فروخت کتب کی آمدنی خود وصول کرتی ہے اس لیے انجمن کی آمدنی میں بھی اس مد کے تحت صرف وصول شدہ منافع کی رقم دکھائی گئی ہے۔ اس تصریح سے یہ امر واضح ہے کہ جہاں تک نتیجے کا تعلق ہے انجمن کی آمدنی میں کوئی قابلِ اندیشہ کمی نہیں ہوئی ہے بلکہ اس کے تحت مناسب مقررہ آمدنی محفوظ ہوگئی ہے۔ چوں کہ یہ انتظام ابھی جاری ہے اس لیے ۱۹۴۴ء کے لیے آمدنی فروخت کتب کا تخمینہ اسی انتظام کے مطابقت میں کیا گیا ہے۔

۴۔ ہماری زبان کی اشاعت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے اور یہی سبب ہے کہ اس کی آمدنی میں ۱۹۴۳ء کے مجوزہ تخمینے سے پانسو اسی رُپے زائد آمد ہوئی ہے۔

خرچ :-

۱۔ طباعت و فروخت کتب کے تخمینہ ۱۹۴۳ء اور واقعی اخراجات ۱۹۴۳ء میں جو فرق ہے اس کی وضاحت اس مد کی آمدنی کے سلسلے میں کی جا چکی ہے۔

۲۔ رسائل۔ اُردو، سائنس اور ہماری زبان کے آمد و خرچ کے موازنے سے یہ بات واضح ہوگی کہ اگر کاغذ اور طباعت کا موجودہ گراں نرخ نہ ہوتا تو یہ رسائل نہ صرف اپنے اخراجات پورے کرلیتے بلکہ نفع دیتے خصوصاً ہماری زبان سے کافی مالی نفع ہوتا۔ اور رسالۂ اُردو اس وقت بھی اپنا خرچ پورا کرکے نفع دے رہا ہے۔

۳۔ حالاتِ جنگ کے مدِنظر سررشتۂ تعلیمات سرکارِ عالی نے ازراہِ کرم پبلشروں سے رائلٹی لینا ملتوی کر دیا ہے۔ اسی باعث سنہ ۴۳ء وسنہ ۴۴ء میں کوئی خرچ اس مد کے تحت نہیں دکھایا گیا ہے

۴۔ موجودہ گرانی اور کرایہ ریل وغیرہ کی زیادتی کے سبب اخراجات اشتہار و پروپیگنڈا کی مد میں ایک ہزار کا اضافہ ناگزیر ہے۔

۵۔ اس سال مہمان داری کی مدنئی قائم کی گئی۔ اگرچہ یہ مد کاروبار کا ایک لازمی جز ہے اور ایک پبلک سے واسطہ رکھنے والے قومی ادارے کے لیے اس قسم کی خاطر تواضع ناگزیر ہے لیکن اب تک اس سلسلے میں جو کچھ اخراجات ہوتے تھے وہ معتمد اعزازی خود برداشت کر لیا کرتا تھا اور اب بھی اس سلسلے میں بہت سی تقریبات کا بار معتمد اعزازی پر ہی رہے گا لیکن اب بعض مواقع ایسے آجاتے ہیں کہ معتمدِ اعزازی دہلی میں موجود نہیں ہوتا اور انجمن کی روز افزوں سرگرمیوں کی وجہ سے اس قسم کی ضرورتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لیے اس مد کا قائم کرنا ضروری ہوا۔

۶۔ اس سال متوقع بجٹ بہت کم ہے۔ اس سلسلے میں اس امر کو مدِنظر رکھنا چاہیے کہ حالاتِ جنگ کے سبب تمام مدات اخراجات میں بوجہ گرانی معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے اور انجمن نے مفادِ عام کو مدِنظر رکھتے ہوئے نہ اپنی کتابوں کی قیمت میں اضافہ کیا ہے اور نہ اپنے جرائد و رسائل کے چندے میں۔ ان حالات میں انجمن نہ صرف متوازن بلکہ بچت کے ساتھ بجٹ پیش کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔

عبدالحق

معتمدِ اعزازی انجمن ترقیٔ اردو (ہند) دہلی

ضمیمہ نمبر (۷)

خریدار رکن ۱۹۴۳ء

۱۔ جناب شیخ احمد حسن صاحب ٹھیکہ دار جنگلات، موٹیاری (گورکھپور)

۲۔ جناب محمد احسن صاحب بی۔ اے (فلیگ) "گلستان" (گورکھپور)

۳۔ رائے صاحب مسٹر امر سنگھ صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر مشن ہائی اسکول گورکھپور

۴۔ جناب شاہد حسین صاحب پیش کار کلکٹری کچہری، گورکھپور

۵۔ جناب سید جواد علی شاہ صاحب متولی امام باڑہ، گورکھپور

۶۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورکھپور ہائی اسکول، گورکھپور

۷۔ جناب حاجی محمد صاحب مالک حاجی بوٹ ہاؤس اردو بازار گورکھپور

۸۔ خان بہادر محمد ذکی صاحب ایم۔ ایل۔ سی "گلستان" گورکھپور

۹۔ جناب مولوی الیاس احمد صاحب سول جج، گورکھپور

۱۰۔ جناب سردار جوگندر سنگھ صاحب بذریعہ جناب ضیاء الدین صاحب ایم۔ ایل۔ سی بی۔بی پور

۱۱۔ جناب سید مشتاق احمد صاحب رئیس معرفت جسٹس محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۹ کانپور روڈ الہ آباد

۱۲۔ جناب میزان الرحمٰن صاحب ۵۲ لوئر سرکلر روڈ کلکتہ

۱۳۔ جناب پرنسپل صاحب؛ میاں صاحب جی۔ آئی انٹر کالج گورکھپور

۱۴۔ جناب چودھری محمد ایوب صاحب؛ ٹھاکر گاؤں

۱۵۔ جناب محمد مسعود مرزا خاں صاحب حکمت منزل سیٹی بازار نمبر ۵۵
حیدر آباد دکن

۱۶۔ جناب محمد احمد سعید خاں صاحب سیتا پھل منڈی زیر مکان جناب
۔ ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب؛ حیدر آباد دکن

۱۷۔ جناب عنایت اللہ بابو رحمت اللہ صاحبان رئیس و زمیں دار؛ بھور وا بلتھر

۱۸۔ جناب قاضی سید رفیع الدین رحمانی صاحب ایم۔ اے سٹوڈنٹ
دیوریا

۱۹۔ جناب عزیز الرحمٰن وارثی صاحب؛ بلتھر روڈ

۲۰۔ جناب مقبول احمد صاحب رئیس، قصبہ لار گورکھپور

۲۱۔ جناب محمد عسکری صاحب طباطبائی لکھنوی گورنمنٹ آڈیٹر
ڈاک بنگلہ گورکھپور

۲۲۔ جناب سیاح سُنامی صاحب جرنلسٹ؛ پٹیالہ

۲۳۔ جناب ہرا اندر سنگھ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس
سُنام (پٹیالہ)

۲۴۔ جناب سید جمال الدین قادری صاحب معتمد اعزازی انجمن ترقی اردو
احمد آباد (گجرات)

۲۵۔ جناب محمد اللہ انصاری صاحب بی۔ اے (علیگ)
مینیجر بڑا دواخانہ دہلی

۲۶۔ جناب مسٹر حفیظ اللہ جعفری صاحب اے۔ ام۔ آئی۔ ام۔ ام۔ آئی (لنڈن)
بھاگل پور گورکھپور

۲۷۔ محترمہ زہرا حامد صاحبہ بی۔اے (علیگ) پہاڑ پور اعظم گڑھ
۲۸۔ جناب الطاف حسین صاحب رئیس بی۔اے (علیگ) محلہ شیخ پور گورکھپور
۲۹۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب ایس۔ایس۔بی۔ایس ہائی اسکول دیوریا (گورکھپور)
۳۰۔ جناب نعمت اللہ صاحب انصاری انچارج تھانہ خام پار بھاٹ پار (گورکھپور)
۳۱۔ محترمہ فہمیدہ پروین صاحبہ بتوسط ام۔اے رشید صاحب مال گزار ہنسا پوری ناگ پور
۳۲۔ جناب عبدالحلیم بٹ صاحب ممباسہ افریقہ
۳۳۔ جناب اشفاق حسین خاں صاحب محلہ رسول پور گورکھپور
۳۴۔ محترمہ بیگم سید سجاد علی سبزپوش صاحب محلہ جعفرا بازار گورکھپور
۳۵۔ جناب این۔عبدالجلیل صاحب محمد یعقوب اسٹریٹ دھرنام پیٹ گڈیاتم
۳۶۔ ریورینڈ فادر گرتوا سینٹ زیویرس کالج کلکتہ
۳۷۔ خان بہادر سید زاہد علی صاحب سبزپوش رئیس اعظم جعفرا بازار گورکھپور
۳۸۔ جناب ڈاکٹر نصیر الدین غوری صاحب آبو
۳۹۔ ریورینڈ فادر فان آکسم سینٹ زیویرس کالج کلکتہ
۴۰۔ جناب غلام مصطفٰے خاں صاحب لکچرار کنگ ایڈورڈ کالج امراوتی (برار)

۴۱۔ جناب مولوی محمد شفیع صاحب مالک شفیع لائبریری محلہ دھمال گورکھپور

۴۲۔ جناب ابوالفیض محمد ملیح صاحب فاروقی ہوبرٹ روڈ گورکھپور

۴۳۔ جناب آر۔ ڈی ڈکشٹ صاحب پرنسپل گورمنٹ انڈین اسکول کسمو کنیا کالونی برطانوی مشرقی افریقہ

۴۴۔ شمیم باتی صاحبہ ریڈیو آرٹسٹ محلہ بسنت پور گورکھپور

۴۵۔ جناب ایس۔ بشیر الدین صاحب ڈاک بنگلہ روڈ رانچی

۴۶۔ جناب شوکت عمر صاحب پوسٹ بکس نمبر ۵۵ امرتسر

۴۷۔ بیگم صاحبہ انیس احمد صاحب معرفت شوکت عمر صاحب گیلوے ہاؤس نینی تال

۴۸۔ جناب خلیل الرحمن صاحب (متعلم اُردو کالج دہلی) مسجد تہور خاں دہلی

۴۹۔ جناب انیس الحق صاحب مسجد تہور خاں دہلی

۵۰۔ جناب سید عطاء الرحمن صاحب (متعلم اُردو کالج دہلی) مسجد تہور خاں دہلی

۵۱۔ جناب عبدالرحمن صاحب معرفت حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان سوداگران چرم صدر بازار دہلی

۵۲۔ جناب سید عزیز الرحمن صاحب آرٹسٹ گورکھپور

۵۳۔ جناب ڈاکٹر صلاح الدین احمد صاحب سول ہسپتال سیوان (سارن)

۵۴۔ جناب شیخ خدا بخش مقبول احمد صاحبان کلاتھ مرچنٹ اُردو بازار گورکھپور

۵۵۔ جناب رشید احمد صاحب ضلع دار کورٹ آف وارڈس حلقہ بھی ڈاک خانہ سہجنواں گورکھپور

۵۶ - جناب سید صدر الدین راشدی صاحب
ڈاک خانہ سرہاری
ضلع نواب شاہ (سندھ)

۵۷ - جناب عبدالرزاق انعام دار صاحب کتب خانہ رزاقیہ بلگام
۵۸ - جناب سید قطب الدین صاحب پیرزادہ کتب خانہ رزاقیہ بلگام
۵۹ - جناب سید محمد نواز صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف پرچیز
سپلائی ڈپارٹمنٹ نئی دہلی
۶۰ - ایس۔ ایم حامد حسین صاحب سکریٹری ریلوے اینڈ ورکرس یونین
½ راجہ دمیندرا سٹریٹ کلکتہ
۶۱ - جناب عین الحق صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ انگلش مڈل اسکول سیوان
۶۲ - اے۔ ایچ زیدی صاحب حوالدار کلرک اے۔ او۔ سی کراچی
۶۳ - جناب اخلاق صاحب معتمد اُردو کالج دہلی
۶۴ - جناب ممتاز احمد صاحب رئیس قصبہ لار گورکھپور
۶۵ - ایم۔ ہدایت اللہ صاحب سب ڈویژنل منصف دیناج پور
۶۶ - جناب مولوی اشفاق صاحب شوگر انسپکٹر بہرائچ ضلع گورکھپور
۶۷ - جناب حسام الدین صاحب سرکل انسپکٹر پولیس حلقہ مہراج گنج
گورکھپور
۶۸ - جناب سید نذیر احمد صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو دیوریا گورکھپور
۶۹ - جناب سید عطا حسین صاحب نانگم پلی حیدرآباد دکن
۷۰ - جناب سید ضمیر احمد صاحب حوالدار کلرک ۹۶ پی۔ او۔ ایل سکیشن
بیس پوسٹ آفس

۷۲ - ایم۔ جی بھوسنگھ صاحب ننتاب گنج ٹھاکر گاؤں

۷۳ - جناب میر بدرالدین احمد صاحب موضع نواپارہ پوسٹ بیگن باری ضلع دیناج پور

۷۴ - جناب مولوی غلام رسول صاحب مہر ایڈیٹر "انقلاب" لاہور

۷۵ - جناب ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی جامعہ عثمانیہ لالہ گوڑہ حیدرآباد دکن

۷۶ - جناب سید حنیف بغدادی صاحب انجمن ترقی اُردو سید واڑہ سورت

۷۷ - جناب ناظم صاحب مسلم کتب خانہ ساگر

۷۸ - جناب محمد احمد صاحب نجمی سکریٹری بزم ادب دیناگ

۷۹ - جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اتاترک ہائی اسکول ڈگنی بھوریا ضلع نواکھالی

۸۰ - جناب آل احمد صاحب سرور علی گڑھ

۸۱ - جناب کنور بہادر صاحب ایم۔اے پرنسپل ڈی۔بی انٹر کالج گورکھپور

۸۲ - جناب فیاض الدین احمد صاحب علیگ بارہ بنکی

ضمیمہ نمبر ۸

عطیات عمارت فنڈ انجمن ترقی اردو (ہند)

(بابت سنہ ۱۹۴۳ء)

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۱	عمارت فنڈ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۲ء کو	۰	۱۳	۳۵۱۶۰
۲	جناب محمد نعمان صاحب زبیری علی گڑھ (تین اقساط)	۰	۰	۲۹
۳	بذریعہ جناب انیس الحق فخر الدین شکر ٹولی پٹنہ	۰	۸	۲۳
۴	جناب شیخ محمد اسحاق صاحب اللہ والے صدر بازار دہلی	۰	۰	۳۰۰۰
۵	اردو مجلس منہاس پور گوجرانوالہ بذریعہ جناب محمد سمیع صاحب ایم۔ اے	۰	۸	۱۰
۶	انجمن ترقی اردو ٹھاکر گاؤں بذریعہ جناب امیر اللہ صاحب	۰	۰	۲۵
۷	بذریعہ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری	۰	۰	۱۶۴
۸	جناب شیخ محمد شفیع صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر و رئیس امرتسر (۱۰)، جناب ظفر عمر صاحب نیلی چھتری علی گڑھ (۵)، جناب زاہد عمر صاحب جنرل اکسپرٹ امرتسر (۵)، بیگم صاحبہ ڈاکٹر			

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	اختر حسین رائے پوری دہلی (عہ)، جناب کامران اختر صاحب دہلی (عہ)، جناب کیپٹن آر۔ پی ایزیکیس صاحب پونہ (عہ)، جناب مسٹر ہنری ایزیکیس گورنمنٹ کنٹریکٹر (عہ)، جناب بیگم آمنہ لطیف صاحبہ ۱۹ دریا گنج دہلی (عہ)، جناب میر مصطفیٰ علی بادشاہ ایڈوکیٹ رائے پور (عہ)، جناب لچھمن صاحب دہلی (عہ)، جناب محمد ریاض صاحب ہاشمی دہلی (عہ)، جناب ارجمند ربّانی صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ (عہ)، جناب میاں منظور محمد صاحب ایڈوکیٹ (عہ) بیگم صاحبہ خان بہادر مشتاق احمد گروانی (عہ)، جناب سیّد التفات اکبر صاحب بلوچ پورہ لکھنؤ (عہ)، جناب خلیل عمر صاحب نیلی چھتری علی گڑھ (عہ)	۰	۱	
۹	جناب شیخ احمد جان صاحب دفتر گورنمنٹ بورڈ ڈیرہ دون	۰	۰	۱
۱۰	رائے صاحب سیٹھ پورن مل جیپوریا (دی گریٹ انڈیا براؤننگ کارپوریشن) ڈاکخانہ شتاب گنج دیناج پور		۰	۵۰۰
۱۱	جمال پور وقف اسٹیٹ		۰	۱۰۰
۱۲	ایم۔ بی بھوسنگھ صاحب منیجر شتاب گنج شوگر مل لمیٹڈ		۰	۱۰۰

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۱۳	خان صاحب شریف الدین چودھری صاحب آنریری مجسٹریٹ مرشد ہاٹ ڈاک خانہ تشناب گنج دیناج پور [illegible]		۰	۵۰
۱۴	جناب تفضل کریم صاحب جمشید پور	۰	۰	۵۰۰
۱۵	محترمہ انور جہاں بیگم صاحبہ دہلی	۰	۰	۳
۱۶	مسٹر مسعود احمد صاحب عباسی ۱۸ کیننگ روڈ دہلی	۰	۰	۵
۱۷	محترمہ احسان بانو صاحبہ ۱۲ دریا گنج دہلی	۰	۰	۸
۱۸	جناب سید معز الدین صاحب ۹ پاگمتی روڈ جمشید پور	۰	۰	۵
۱۹	خان بہادر عبدالعزیز صاحب انجینیر جمشید پور	۰	۰	۵
۲۰	جناب بدر الدین احمد صاحب سول ایوی ایشن ڈائرکٹریٹ نئی دہلی	۰	۰	۸
۲۱	سبھی ملازمین جناب معتمد صاحب انجمن ترقی اردو دریا گنج دہلی	۰	۰	۵
۲۲	جناب سید بدر عالم صاحب ۱۲ دریا گنج دہلی	۰	۰	۱
۲۳	جناب سید احتشام صاحب اسپیشل آفیسر اراگنڈہ ضلع اننت پور	۰	۰	۳۰
۲۴	جناب انور بزمی صاحب ۱۲ دریا گنج دہلی	۰	۰	۹
۲۵	ایم۔ اے۔ رفیع صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر سپلائی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی	۰	۰	۱۰۰

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۲۶	بذریعہ جناب ضیاء الاسلام صاحب ڈپٹی کلکٹر مراد آباد	۰	۰	۱۰۰
۲۷	بذریعہ جناب ضیاء الاسلام صاحب ڈپٹی کلکٹر مراد آباد	۰	۰	۵۰
۲۸	جناب محمد مسعود مرزا خاں صاحب حکمت منزل عیسیٰ میاں بازار ۵۵ حیدر آباد دکن	۰	۰	۱
۲۹	جناب عبد الودود صاحب صدیقی بنارسی مڈل ایسٹ	۰	۰	۱
۳۰	بذریعہ جناب بشیر احمد صاحب بیرسٹر و ایڈیٹر ہمایوں لاہور	۰	۰	۵۰
۳۱	جناب حوالدار محمد عبد الرزاق صاحب پوسٹل کلرک مڈل ایسٹ	۰	۰	۱
۳۲	طلبا مسلم یونیورسٹی ساکنان ٹونک	۰	۰	۱۰۰
۳۳	پروفیسر محمود شیرانی صاحب ٹونک	۰	۰	۳۰
۳۴	جناب محمد امین صاحب زبیری علی گڑھ	۰	۰	۱۰
۳۵	جناب محمد عمران صاحب زبیری علی گڑھ	۰	۰	۱۰
۳۶	جناب محمد یامین صاحب زبیری علی گڑھ	۰	۰	۱۰
۳۷	جناب رحیم خاں صاحب دریا گنج دہلی	۰	۰	۱
۳۸	جناب دین محمد ملک صاحب اورنگ زیب روڈ نئی دہلی	۰	۰	۱۵۰۰
۳۹	جناب سید صلاح الدین صاحب جمالی مہتمم صدر دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی	۰	۰	۱۰۰
۴۰	جناب سید محمد نواز صاحب ڈپٹی کنٹرولر پرنٹنگ نئی دہلی	۰	۰	۵

روپیہ	آنہ	پائی		نمبر شمار
۱	۰	۰	سکریٹری انجمن فلاح المسلمین مختار گنج مقام اندھومن ضلع پٹنہ	۴۱
۵	۰	۰	جناب الطاف حسین صاحب دعلیگ گورکھ پور	۴۲
۵	۰	۰	جناب شیخ مرتضیٰ حسین صاحب رئیس صدر مسلم لیگ گورکھ پور	۴۳
۲	۰	۰	جناب منشی محسن علی پھریندہ گورکھ پور	۴۴
۳	۰	۰	جناب مولوی منان صاحب بانس منڈی کان پور	۴۵
۵	۰	۰	جناب سجاد حسین صاحب مہین پورہ بہرائچ	۴۶
۲	۰	۰	جناب محمد اصغر صاحب چیلہوا نشان گارڈ بہرائچ	۴۷
۱	۰	۰	جناب محمد ابراہیم صاحب ٹھیکہ دار نیپال گنج بہرائچ	۴۸
۳	۰	۰	جناب واحد علی صاحب سہوا بازار گورکھ پور	۴۹
۱	۰	۰	جناب شیخ دمڑی بھاتی ٹھیکہ دار پھریندہ گورکھ پور	۵۰
۱	۰	۰	جناب علی اصغر خاں صاحب ٹھیکہ دار گورکھ پور	۵۱
۱	۰	۰	جناب ریاست علی صاحب ٹھیکہ دار گورکھ پور	۵۲
۲	۰	۰	جناب محمد سعید صاحب لاری ٹھیکہ دار گورکھ پور	۵۳
۵	۰	۰	جناب اکرام حسین صاحب وکیل عدالت آشٹہ ریاست بھوپال	۵۴
۷	۰	۰	بذریعہ جناب محمد سلیمان صاحب پلیڈر کشن گنج ضلع پورنیہ	۵۵

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
٥٦	افضل العلما سید عبدالوہاب صاحب بخاری بذریعہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب پرنسپل گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس	۰	۰	١۰۰
٥٧	جناب حکیم محمد سعید صاحب ملتان	۰	۰	٤
٥٨	جناب محمد دین صاحب انڈیا واٹر پروفنگ کمپنی حسن چیمبرس پارسی بازار سٹریٹ بمبئی	۰	۰	١۰۰
٥٩	م۔ و عباسی صاحب سکریٹری انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سول سکریٹریٹ لکھنؤ	۰	۰	٩
٦۰	جناب نصیر محمد صاحب ٹیلر ماسٹر گورکھپور	۰	۰	١
٦١	جناب مسعود حسن خاں صاحب آحمر گورکھپور	۰	۰	١
٦٢	جناب ظفر احمد صاحب انصاری گورکھپور	۰	۰	١
٦٣	جناب سید علی اوسط صاحب رئیس گورکھپور	۰	۰	١
٦٤	محترمہ بیگم سید علی اوسط صاحبہ گورکھپور	۰	۰	١
٦٥	جناب محمد نعیم صاحب بی۔ ایس۔ سی پٹنہ	۰	۰	٢
٦٦	جناب محمد یوسف صاحب بی اے گورکھپور	۰	۰	١
٦٧	جناب نعمت اللہ صاحب انصاری انچارج تھانہ خام پار گورکھپور	۰	۰	٢
٦٨	مسٹر شمیم انصاری معرفت جناب نعمت اللہ صاحب خام پار گورکھپور	۰	۰	١
٦٩	جناب محمد اسحاق صاحب افسر دوم کوتوالی گورکھپور	۰	۰	٢

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۷۰	جناب عبدالرزاق صاحب سب اوورسیر میونسپل بورڈ گورکھپور	۰	۰	۲
۷۱	جناب نصیر احمد خاں صاحب کلرک میونسپل بورڈ گورکھپور	۰	۰	۱
۷۲	جناب مولوی غلام محمد صاحب مدرس سوئس میموریل مڈل اسکول گورکھپور	۰	۰	۱
۷۳	جناب مولوی عبدالحفیظ صاحب ہیڈ ماسٹر گورکھپور	۰	۰	۱
۷۴	وصیت خاں صاحب ٹھیکیدار ضلع گورکھپور	۰	۰	۱
۷۵	جناب عظمت اللہ صاحب اردو بازار گورکھپور	۰	۰	۱
۷۶	جناب محمد اظہر صاحب گورکھپور	۰	۰	۱
۷۷	جناب کشن پرشاد صاحب گورکھپور	۰	۰	۵۰
۷۸	ہز ہولی نس سیدنا مولانا طاہر سیف الدین صاحب بدری محل ہارنبی روڈ بمبئی	۰	۰	۱۰۰۰
۷۹	جناب مولوی تقی الدین صاحب نائب معتمد امور دستوری سرکار عالی حیدرآباد دکن	۰	۰	۱۵۰
۸۰	محترمہ رفیعہ سلطان صاحبہ ہمشیرہ جناب نواب منظور یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن	۰	۰	۱
۸۱	کپتان اے آر جڈ صاحب نارنگ ولا شملہ	۰	۰	۱۰۰
۸۲	جناب قاضی محمد حسین صاحب پرو وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن حالی ۵۰	۱۰	۱۲	۴۲

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۸۳	اہل دیجا پور ضلع اورنگ آباد حالی رصماکل وا اساتذہ اورنگ آباد کالج حالی (مالیہ) شاستری صاحب لکچرار اورنگ آباد کالج حالی	۰	۶	۵۵۸
۸۴	آغا مرزا محمد تقی صاحب شیرازی لکچرار اورنگ آباد دکن	۰	۰	۳۰۰
۸۵	جناب سید محمد احسن صاحب قصبہ مہونہ ضلع لکھنؤ	۰	۰	۴
۸۶	ایس۔ ایم عبدالجمیل صاحب رئیس صدر انجمن ترقی اردو بیل وشارم	۰	۰	۵۰۰
۸۷	جناب ڈاکٹر لطیف سعید صاحب کنگ کوٹھی روڈ حیدرآباد دکن	۰	۰	۱۰
۸۸	جناب حاجی ایم۔ آر عبدالرحمن صاحب کمار سٹریٹ پری میٹ مدراس	۰	۰	۵۰۰
۸۹	او۔ پی عبدالکریم شفیع محمد کمپنی پری میٹ مدراس	۰	۰	۲۵۰
۹۰	الحاج سراج احمد صاحب ۱۰۵ سول سٹیشن جبل پور	۰	۰	۴
۹۱	حاجی داؤد نصیر اینڈ کو حیدرآباد دکن	۰	۰	۲۱۴۲
۹۲	جناب حاجی جعفر ابراہیم صاحب گرین پارک ۲۶ انفنٹری بنگلور	۰	۰	۲۴
۹۳	متفرقات	۰	۰	۶
	۳۵۲۶۴			۰

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	برائے سر سید راس مسعود مرحوم میموریل ہال بذریعہ لیڈی سر راس مسعود صاحب			
۹۳	جناب سیٹھ ہیرالال جی کلیان بھون تکوگنج اندور (مالیتی ۱۲۵) رائے صاحب جگ ناتھ نرائن فیکٹری اونرکوتن مرچنٹس سنوگیتا گنج اندور (ساخت ۲۵۰) راج بھوشن رائے بہادر کے۔ این بھنڈاری بھنڈاری ملز اندور (ضمانت ۵) ، سیٹھ گوبند رام سکسریا صاحب مالوہ ہاؤس اندور (الف ۱۰۰۰)	۰	۰	۳۱۰۰
	کل میزان	۱۰	۱۵	۵۰۰۸۹

ضمیمہ نمبر ۹

مجمل فہرست مطبوعات

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد		نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے		آنے	روپے	آنے	روپے
ادب					انشائے داغ	۱۲	۱	۶	۱
مقالاتِ حالی حصہ اول	۰	۴	۰	۳	طریقۂ خداوندی	۱۰	۱	۴	۱
" " دوم	۰	۲	۸	۱	دلی کی چند عجیب ہستیاں	۹	۳	۸	۲
خطباتِ عبدالحق	۰	۱	۱۰		جوامع الحکایات جلد اول				
داستان رانی کیتکی			۴		" " " دوم				
سب رس	۰	۴	۸	۳	وضع اصطلاحات	۱۲	۳	۴	۳
نصرتی (ملک الشعرائے بیجاپور)	۴	۳	۰	۳	اندرونِ ہند	۴	۳	۰	۳
باغ و بہار یا قصۂ چہار درویش	۸	۲	۰	۲	شکنتلا	۴	۱	۰	۱
فاؤسٹ (از گوئٹے)	۰	۴	۸	۳	دختر فرعون حصہ اول	۰	۰	۰	۲
محاسنِ کلامِ غالب	۰	۱	۱۲		" " " دوم	۰	۰	۰	۲
ملک محمد جائسی	۰	۲	۱۰	۱	اخوان الصفا	۱۲	۰	۸	

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
حکایاتِ رومی حصہ اول قسم اول	۰	۱	۱۲	۰
حکایاتِ رومی حصہ دوم	۱۲		۸	۰
روسی ادب حصہ اول	۸	۲	۰	۲
" " دوم	۸	۲	۰	۲
پیاری زمین	۱۲	۲	۶	۲
الف لیلہ و لیلہ حصہ اول	۸	۳	۰	۳
" " " دوم	۸	۳	۰	۳
" " " سوم	۰	۵	۰	۴
" " " چہارم				
اقبال	۸	۲	۰	۲
سمایۂ عظم	۴	۱	۱۲	۰
حکایاتِ آغانی	۰	۵	۰	۴
چند ہم عصر	۸	۲	۸	۱
جگ بیتی	۱۴	۰	۸	۰
ہماری قومی زبان	۰	۰	۸	
مثنوی خواب و خیال	۸	۱	۰	۱
منظوم ہاشمی	۰	۰	۴	۰
بزمِ مشاعرہ	۰	۰	۸	۰
انتخابِ کلامِ میر	۸	۲	۰	۲

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
کلیاتِ ولی	۰	۵	۰	۴
دیوانِ اثر	۰	۲	۸	۱
دیوانِ یقین		۲	۸	۱
دیوانِ تاباں	۴	۲	۰	۲
عرفانیاتِ فانی	۱۲	۱	۸	۱
انتخابِ وحید	۴	۱	۰	۱
دیوانِ جوشش	۸	۱	۲	۱
مثنوی قطب مشتری	۱۲	۱	۸	۱
جنگ نامہ عالم علی خاں	۰	۰	۶	۰
دیوانِ بہرام	۰	۲	۸	۱
دیوان نظیر اکبرآبادی	۸	۳	۰	۳
انتخابِ جدید	۸	۳	۸	۳
دریائے لطافت	۰	۳	۸	۲
فنِ شاعری (بوطیقا)	۱۲	۱	۴	۱
تاریخ ادب				
مقالاتِ گارسان دتاسی اول				
" " دوم				
خطباتِ گارسان دتاسی	۰	۵	۸	۴
اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا حصہ	۰	۰	۸	۰

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
تاریخ ادبیاتِ ایران جلد اوّل	۸	۴	۰	۴
״ ״ ״ در عہدِ جدید	۸	۴	۰	۴
ایران بہ عہدِ ساسانیان	۸	۱۰	۰	۱۰
ترکوں کی اسلامی خدمات	۰	۰	۸	۱
مرہٹی پر فارسی کا اثر	۰	۰	۸	۰
ستودا (ایک تحقیقی مقالہ)	۰	۳	۸	۲
پرتھی راج راسا				
جائزہ زبان اردو	۰	۲	۸	۱
ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ	۰	۴	۰	۳
تذکرے				
نکات الشعرا (میر تقی میر)	۴	۲	۱۲	۱
تذکرہ ریختہ گویاں (گردیزی)	۴	۱	۱۴	۰
مخزنِ شعرا (نورالدین فائق)	۴	۱	۱۴	۰
تذکرۂ ہندی (مصحفی)	۰	۲	۱۰	۱
ریاض الفصحا (مصحفی)	۸	۲	۰	۲
عقدِ ثریا (مصحفی)	۲	۱	۱۲	۰
گلزارِ ابراہیم	۸	۲	۰	۲
چمنستانِ شعرا	۸	۵	۱۲	۴

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
مخزنِ نکات (قائم چاندپوری)	۸	۱	۲	۱
گلِ عجائب	۱۰	۱	۲	۱
تذکرہ شعرائے اردو	۱۴	۱	۴	۱
امرائے ہنود	۸	۳	۰	۳
گورکی کی آپ بیتی حصہ اوّل	۸	۲	۰	۲
״ ״ ״ دوم	۶	۳	۰	۳
رہنمایانِ ہند	۰	۲	۸	۱
ذکرِ میر	۰	۲	۸	۱
حیاتِ جاوید	۶	۵	۰	۵
بزمِ اکبر	۱۲	۱	۴	۱
تاریخ و سیاسیات				
تاریخ سلاطینِ بہمنیہ	۶	۱	۰	۱
تاریخ ہند ہاشمی	۰	۰	۹	۱
تاریخ یونانِ قدیم	۰	۲	۸	۱
تاریخ اخلاق یورپ حصہ اوّل	۰	۳	۸	۲
״ ״ ״ دوم	۸	۲	۰	۲
تاریخ دستورِ ہند	۴	۲	۰	۲
حقیقتِ جاپان	۸	۳	۰	۳

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے
تاریخ تمدن حصہ اول	۰	۰	۸	۱
〃 〃 〃 دوم	۰	۰	۸	۱
مشاہیر یونان و روما حصہ اوّل	۸	۴	۸	۳
〃 〃 〃 〃 دوم	۰	۰	۸	۲
تاریخ ملل قدیمہ	۰	۰	۱۲	۱
علم الاقوام حصہ اول	۱۰	۲	۴	۲
〃 〃 دوم	۰	۳	۱۰	۱
ریاست	۰	۵	۸	۴
نسل اور سلطنت	۰	۲	۱۰	۱
مرحوم دہلی کالج	۰	۰	۸	۱
کتاب الہند حصہ اوّل	۸	۳	۰	۳
〃 〃 دوم	۰	۴	۰	۳
اخبار مجموعہ	۱۲	۳	۱۲	۲
البیرونی	۰	۲	۸	۱
آثار جمال الدین افغانی	۸	۳	۰	۳
بُدھ اور اُس کا مت	۸	۲	۸	۱
سفرنامہ ناصر خسرو	۸	۳	۰	۳
فلسفہ				
داستان دانش				

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے
فلسفہ جذبات	۰	۰	۰	۲
بقول زردشت	۸	۳	۰	۳
تنقید عقل محض	۸	۶	۰	۶
مکالمات افلاطون	۰	۵	۰	۴
صرف و نحو				
اسباق النحو حصہ اول	۰	۰	۶	۰
اسباق النحو 〃 دوم	۰	۰	۴	۰
صرف و نحو اُردو	۰	۰	۰	۱
قواعد اُردو	۸	۲	۰	۲
سائنس				
حیوانی دُنیا کے عجائبات	۶	۲	۰	۲
ہماری غذا	۱۰	۱	۴	۱
ارتقا	۰	۰	۰	۱
ہماری ریلیں اور سڑکیں	۸	۱	۲	۱
بجلی کے کرشمے	۰	۰	۸	۱
القمر	۰	۰	۱۰	۰
طبقات الارض	۰	۲	۸	۱
رسالہ علم نباتات	۴	۱	۰	۱
معلومات سائنس	۱۲	۱	۸	۱

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلا جلد (آنے)	قیمت بلا جلد (روپے)
حیات کیا ہے؟	۱۰	۱	۶	۱
ہماری نفسیات	۴	۱	۰	۱
مکالمات سائنس	۰	۲	۸	۱
معدنی دباغت	۰	۲	۸	۱
اضافیت	۴	۱	۱۲	۰
پودے اور اُن کی زندگی	۱۲	۲	۱۲	۱
حیوانیات	۴	۳	۴	۲
معاشیات				
علم المعیشت	۰	۰	۰	۵
ہمارے مزدور	۰	۰	۸	۰
ہمارے بنک	۱۲	۲	۱۲	۱
تعلیم				
جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق	۰	۰	۸	۲
فلسفۂ تعلیم	۰	۰	۱۲	۱
نظریۂ تعلیم حصۂ اول	۲	۳	۱۲	۲
" " دوم	۰	۴	۰	۳
تعلیمی نفسیات				

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلا جلد (آنے)	قیمت بلا جلد (روپے)
مذہب				
القول الاظہر	۰	۰	۸	۰
حقیقت اسلام	۰	۰	۱۲	۰
لغات				
دی اسٹینڈرڈ انگلش اُردو ڈکشنری	۰	۱۶	۰	۰
دی اسٹوڈنٹس " " "	۰	۶	۰	۰
فرہنگ اصطلاحات علمیہ (کیمیا) پہلا حصہ	۱۲	۱	۰	۱
معاشیات، تاریخ و سیاسیات دوسرا حصہ	۱۲	۱	۰	۱
طبیعیات تیسرا حصہ	۱۲	۱	۰	۱
فرہنگ اصطلاحات پیشہ وران جلد اول	۴	۲	۱۲	۱
" " " جلد دوم	۴	۲	۱۲	۱
" " " " سوم	۴	۲	۱۲	۱
" " " " چہارم	۴	۲	۱۲	۱
" " " " پنجم	۴	۲	۱۲	۱
" " " " ششم	۸	۳	۸	۲
" " " " ہفتم				
قانون				
جنایات برجائداد	۸	۲	۰	۲
تنقید				
چند تنقیدات عبدالحق	۰	۰	۸	۰

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے	نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
کیفیہ	۰	۴	۰	۳	تقویم ہجری و عیسوی	۰	۰	۸	۰
تنقید شعر العجم	۰	۶	۰	۵	خمسۂ کیفی	۰	۰	۴	۰
فردوسی پر چار مقالے	۸	۳	۸	۲	انجمن ترقی اردو کی کہانی	۰	۰	۴	۰
صحافت					ہمارا رسم الخط (طبع دوم)	۰	۰	۴	۰
فنِ صحافت	۴	۳	۴	۲	خطبۂ سر سپرو	۰	۰	۱	۰
عتیقیات					جاپانی بچوں کے گیت	۰	۰	۴	۰
مانڈو (شادی آباد)	۰	۳	۰	۲	شہد کی مکھیوں کا کارنامہ	۱۰	۰	۶	—
متفرق					تہذیبِ اسلامی	۸	۲	۸	۱
حبش و اطالیہ	۰	۰	۰	۱					

ضمیمہ نمبر (۱۰)

انجمن کی شاخوں کے لیے قواعد

(حسب منظوری مجلس نظما مجریہ یکم اگست سنہ ۴۳ء)

۱۔ چوں کہ موجودہ صوبائی تنظیم خاطر خواہ کامیاب نہیں رہی لہٰذا آیندہ تمام شاخوں کا واحد مرکز صدر انجمن ترقی اُردو (دہلی) ہی رہے گا۔ البتہ اگر کسی صوبے یا ریاست میں انجمن کی کوئی شاخ صوبائی مرکزیت قائم کر سکے اور اپنے علاقے کی شاخوں کا الحاق اپنے ساتھ رکھنے کی خواہاں ہو، نیز اس تنظیم کی جملہ ذمّے داریاں اُٹھانے کا صدر دفتر کو اطمینان دلا سکے تو اس علاقے میں اس شاخ کو صوبائی مرکز تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ ہر مقام یا بستی میں صرف ایک شاخ قائم ہو سکے گی۔

(الف) مقام کا تعین میونسپل حدود یا ایک مسلّمہ موضع کی حدود سے ہوگا۔

۳۔ ہر شاخ کے کم سے کم باقاعدہ پچیس ارکان ہونے ضروری ہیں۔

(ب) رکنیت کا چندہ کم از کم چار آنے سالانہ ہوگا۔

(ج) ہر شاخ کا انتظام اس کی انتظامی کمیٹی انجام دے گی جس میں بشمول صدر نشین و سکریٹری کُل پانچ سے کم ارکان نہ ہوں گے۔

۴۔ شاخ کے قائم کرنے کا طریقہ حسبِ ذیل ہوگا:۔

(الف) الحاق کی درخواست منسلکہ فارم کے مطابق

معتمد انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی کے نام بھیجی جائے گی اور اُس درخواست کے ساتھ ایک رُپیہ فیس الحاق روانہ کرنی ہوگی۔

(ب) معتمد اعزازی کے پاس سے الحاق کی منظوری کی اطلاع آنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر شاخ کو انجمن کا رُکن خریدار بننا لازم ہوگا۔ یعنے بارہ رُپے سالانہ چندہ دینا ہوگا جس کے عوض میں اُسے انجمن کی مطبوعات قیمتی پندرہ رُپے سالانہ دی جائیں گی۔ اِن مطبوعات میں اخبار ہماری زبان (قیمتی ایک رُپیہ سالانہ) لازماً شامل ہوگا۔

۵ — ہر مسلمہ شاخ کو ایک سال کے اندر اُردو کی ابتدائی تعلیم کا ایک مدرسہ یا دارُالمطالعہ قائم کرنا ہوگا۔

(ل) مقامی حالات کو دیکھ کر صدر مرکز اُن شاخوں کو جنھیں وہ امداد کا مستحق قرار دے، اُن کے قائم کردہ مدارس کے لیے محدود تعداد میں درسی کتابیں بلاقیمت بہم پہنچائے گا۔

(ب) اسی طرح ہر شاخ کو جو دارالمطالعہ میں اُردو کتب خانہ قائم کرے، صدر انجمن شاخ کی فراہم کردہ کتابوں کی دس فی صدی قیمت کی مطبوعاتِ انجمن ہدیۃً دے گی۔ علیٰ ہذا شاخوں کے دارالمطالعے کے لیے انجمن کے رسالے اُردو اور سائنس ۲۵ فی صدی رعایت سے دیے جائیں گے۔

۶ — شاخ کے لیے ضروری ہوگا کہ جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر کے پہلے ہفتے میں اپنی کارگزاری کی سہ ماہی کیفیت (مطبوعہ تختے پر جو صدر انجمن کی طرف سے بلاقیمت ارسال

ہوگا یا روانہ کرتی رہے۔

۷۔ ہر شاخ اس بات کی پابند ہوگی کہ صدر انجمن کی جانب سے زبان کی حفاظت و اشاعت کے لیے جو ہدایات وقتاً فوقتاً بھیجی جائیں، اُن کی پیروی کرے۔

۸۔ انجمن کی جو شاخیں اس وقت موجود ہیں انھیں قواعدِ ہٰذا کے اجراء سے تین ماہ کے اندر اپنی تنظیم انھی قواعد کے مطابق کرکے الحاق کی تجدید کرالینی چاہیے۔ ان شاخوں کو فیس الحاق (حسب قاعدہ [illegible]) ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

"اُردو کی خدمت قومی اور ملکی خدمت ہے"

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

چالیس سال سے یہ خدمت انجام دے رہی ہے
آپ بھی انجمن کی اعانت کرکے اُردو کی خدمت میں حصہ لیجیے۔ یہ آپ حسب ذیل طریقے سے کر سکتے ہیں :-

۱- ایک روپیہ سالانہ ادا کرکے سلسلۂ "حامیانِ اُردو" کے رکن بن جائیے۔ انجمن کی رپوٹ وغیرہ آپ کو مفت ملا کرے گی۔

۲- بارہ روپے سالانہ ادا کرکے "خریدار رکن" بن جائیے۔ اس کے عوض میں آپ کو انجمن کی شائع کردہ ۱۵ روپے کی کتابیں مفت دی جائیں گی۔

۳- انجمن کا اخبار "ہماری زبان" پندرہ روزہ، سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ، خریدیے۔ اس اخبار میں اُردو سے متعلق آپ کو تمام خبریں ملیں گی۔

۴- انجمن کا سہ ماہی رسالہ "اُردو" سالانہ چندہ ۸ روپے، خرید فرمائیے۔ اس میں آپ کو بہترین علمی، ادبی اور تنقیدی مضامین ملیں گے۔

۵- انجمن کا ماہانہ رسالہ "سائنس" سالانہ چندہ ۵ روپے، خرید فرمائیے۔ اس میں سلیس زبان میں سائنس کے متعلق دلچسپ اور پر از معلومات مضامین ہوتے ہیں۔

۶- انجمن کی کتابیں خرید کر اپنی معلومات میں اضافہ اور انجمن کی ہمت افزائی فرمائیے۔

۷- ڈھائی سو روپے یک مشت دے کر انجمن کے رکنِ دوامی بن جائیے۔ انجمن کی تمام مطبوعات آپ کو نصف قیمت پر ملیں گی۔

۸- سو روپے سالانہ یا ایک ہزار روپے یک مشت ادا کرکے انجمن کے معاون بن جائیے انجمن کی تمام مطبوعات آپ کی خدمت میں بلاقیمت پیش کی جائیں گی۔

۹- پانچ سو روپے سالانہ یا پانچ ہزار روپے یک مشت ادا کرکے انجمن کے سرپرست بن جائیے انجمن کی تمام مطبوعات مجلد آپ کی خدمت میں بلاقیمت پیش کی جائیں گی۔

۱۰- انجمن کے صدر دفتر کے لیے جو عمارت نئی دہلی میں بننے والی ہے، اس میں شرکت فرمائیے۔ مجوزہ تخمینہ پانچ لاکھ روپے ہے۔ آپ بھی

انجمن کے عمارت فنڈ میں اپنا عطیہ عنایت کیجیے

Annual Report

OF THE

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India).

(Regd. under Act XXI of 1860)

FOR

1943

EDITED AND ISSUED

BY

Honorary Secretary,

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu, (India), Delhi.

Abdul Ghaffar
Printed at the
ALEEMI Press Delhi.